

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوْقًا

# التحرير الكامل

— فی —

## بیان الحق والباطل

— بحواب —

دیوبندی و بریلوی میں فرق

— معانی : —

احقر الانام محمد موسیٰ غفرلہ حنفی قادری خطیب جامع مسجد <sup>مدنیہ</sup> <sub>لودھراں</sub> <sup>مکان</sup>

== ملے کا پتہ ==

محمد موسیٰ مہتمم مدرسہ عربیہ خیر العلوم حسینیہ <sup>رضلع</sup> <sub>لودھراں</sub> <sup>مکان</sup>

(قیمت ۳ روپے)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خَلَّدَ وَ نَصَّلَى عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْدِجَاهِ اَجْمَعِیْنَ

## بیان نامہ

بخدمت عورت کاتب صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب دہم اقبال  
جناب عالی ! ہم آپ کا اس بات پر شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو مبارکباد پیش کرتے  
ہیں کہ آپ نے بروقت صحیح قدم اٹھا کر حکومت پاکستان کو بچایا۔ اور ان ایجن پاکستان اور اسلام کے  
شیدائیوں کو ایک ظالم و جابر سے نجات دلائی۔ اور پاکستان کی ترقی کے لئے مناسب اقدامات  
کئے۔ اور اصلاح معاشرہ کے لئے بھی جدوجہد فرمائی۔ نیز اسلامی قوانین اور نظام مصطفیٰ کے  
نفاذ کا اعلان فرما کر جمیع مسلمانوں پر احسان فرمایا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ دن جلدی  
لائے کہ آپ ہی کی حکومت میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ آمین۔

جناب عالی ! جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ شبہ روز اسلامی قوانین کے نفاذ کیلئے برابر کوشش  
فرماتے ہیں۔ مگر چند عناصر فرقہ بازی اور اختلاف بین اہلسن پر تقاریر رسائل اور اشتہارات شائع کر  
رہے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد نظام شریعت کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ تاکہ حسب اعلان  
۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ کو نظام مصطفیٰ نافذ نہ ہو سکے۔ ان فرقہ بازوں میں سے ایک مولوی فیض احمد  
صاحب بریلوی بھی ہیں جس نے بہاولپور میں فرقہ بازی کا ایک اڈا قائم کر رکھا ہے جس نے چند رسائل  
ایسی مقصد کے لئے شائع کئے ہیں ان میں تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند اور شاہ اسماعیل شہید و غیرہ کے خلاف  
ناجائز الزامات لگا کر انکو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان رسائل میں سے ایک سالہ بنام دیوبندی  
بریلوی میں فرقہ شائع کیا ہے جس سے اختلاف بین اہلسن اور اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی ناکام کوشش کی گئی  
ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ خداوند قدس آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب فرما کر آپ کے  
اور اسلام کے دشمنوں کو ناپاک عزائم میں ناکام بنا دے گا۔ اور وہ وقت جلد آویگا۔ کہ آپ نظام مصطفیٰ  
نفاذ کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم حاصل فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العظیم

اسلام زندہ باد۔ پاکستان پابند باد

احقر نظام محمد علی غفرلہ خطیب جامع مسجد مدنیہ و منہج مدرسہ عربیہ خیر العلوم چینیہ دوبران

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ناظرین کرام !

نام نہاد مولوی فیض احمد صاحب بریلوی نے بہاولپور سے چند ورق کا کتابچہ بنام دیوبندی بریلوی میں  
فرقہ لکھا جس میں سوادِ عظم اہلسنت و الجماعت دارالعلوم دیوبند کے مشاہیر بزرگان دین اور جنگ آزادی  
۱۸۵۷ء کے مجاہدین علیہ اسلام کے خلاف غلط الزامات و فیرو لگا کر اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی ناکام  
کوشش کی ہے۔ اس طرح ان کے بڑوں نے بھی ہر اسلامی اور ملی تحریکات میں علماء حق کی مخالفت کی،  
ان پر کفر و غیرہ کے فتوے دیئے۔ حتیٰ کہ جب حضرت مولانا سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت  
مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدین کے ساتھ مل کر رنجیت سنگھ کی سکھ حکومت اور انگریزوں کے  
خلاف جہاد شروع کیا تو ان علماء سونے انگریز اور سکھ حکومت سے ساز باز کر کے دہلی اور روہتیت  
کا پروپیگنڈہ کیا اور کفر کے فتوے دیئے کہ ان بزرگان دین اور مجاہدین اسلام کو شہید کر دیا۔ اور  
انگریز اور سکھ حکومت کو خوش کیا۔ اور ان کی حمایت اور اہل اسلام اور مسلمانوں سے غداری کی۔  
اب جبکہ حکومت پاکستان کے صدر جناب محمد ضیاء الحق صاحب نظام مصطفیٰ اور اسلامی قوانین  
نافذ کرنے کا اعلان کر چکے ہیں اور اس کے جاری کرنے کی شبہ روز کوششیں میں معصوم ہیں۔ پھر  
یہ لوگ جو کہ اپنے کوریلوی کہتے ہیں علماء حق یعنی علماء دیوبند کے خلاف جھوٹے اور غلط قسم کے الزامات  
تراش کر فرقہ بازی کو ہوا دے رہے ہیں کہ نظام مصطفیٰ نافذ نہ ہو سکے۔ رسالہ ہوا میں ان علماء  
بریلوی کی حقیقت اور کردار سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

## سکھ حکومت کے خلاف تحریک

رنجیت سنگھ کے مسلمانوں پر مظالم اور علماء حق کا جہاد  
رنجیت سنگھ کی منظم اور باقاعدہ حکومت نے مسلمانوں پر جو مظالم کئے۔ ان کی تفصیل  
بڑی دردناک ہے۔ لیکن اس رسالہ میں مختصر تاریخ سے بیان کرنا ضروری ہے۔ تاکہ سید احمد شہید  
رحمۃ اللہ علیہ کے جہاد کی حقیقت واضح ہو جائے۔ رنجیت سنگھ کی حکومت میں دس فیصد مسجدیں  
سکھوں کے قبضہ میں تھیں اور مسجدوں میں گھوڑے بندھتے تھے۔ یا دفتر تھے اور سکھ مسلمانوں کو  
بیکراذبح کرتے وقت مجبور کرتے کہ بجائے اللہ اکبر واہ گرد کہو اور کوئی مسلمان مسجد کی کواڑ کھول  
کر نماز نہ پڑھ سکتا تھا اور رنجیت سنگھ کے خاص محل میں کوئی مسلمان عورتیں تھیں۔ اور بعض مسلمانوں



نے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ ہماری کشتی کے برابر بھی عزت نہیں اور ہمارے مقابر اور پرستش گاہوں دمساجد میں سکھ ناجائز افعال کرتے اور شرب روزانہ اپنے جائز باندے رکھتے ہیں اور سردار اسلام اور خیر صلی اللہ علیہ وسلم کو قرین امینہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو چند مسلمانوں نے بتایا کہ ہم قدیم سے ملتان کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کے حاکم نے ہمارا گھر لوٹ لیا اور جلا دیا اور ہم لاہور آ گئے تھے۔ شاید رنجیت سنگھ ہادی بنا سنے۔ وہاں ہماری اور بھی بے عزتی ہوئی ہماری داڑھیاں گدھے کے بول (پیشاب) سے منڈوا دی گئیں اور سارا سامان ہمارا چھین کے نکال دیا گیا۔ ہم روتے پیتے امرتسر آئے۔ کہیں حاکم ملتان کا رشتہ دار یہاں رہتا ہے۔ اس ظالم نے ہمارا گھر آگ لگانے پر کٹھنا نہ کیا۔ بلکہ امرتسر میں اپنے رشتہ دار شیر سنگھ نامی کو لکھ بھیجا کہ اگر فلاں فلاں شخص کو دیں اور ان کی عورتیں اور اسباب چھین کے انھیں شہر بدر کر دینا ہم پر سون امرتسر داخل ہوتے ہی گرفتار رکھ گئے۔ ہماری عورتیں چھین لی گئیں۔ اور جو کچھ ہمارے پاس رہ گیا تھا وہ سب رکھوا لیا۔ بس مسجد میں نمازیوں پر غلاقت چینی جاتی تھی۔ بہت سی مسجدیں غیر آباد اور ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ان میں سوتر، مکتے بندھے ہوئے تھے۔ یہ ہر سکھ کو مجاز تھا کہ اگر اس کو دوسری جگہ سونے کو نہ ملے وہ چاہے جس مسجد میں چلا آوے۔ ملکا کا ماتھ پکڑ کر نکال دے۔ اور آپ وہاں شب باشی کرے۔ اور سور کا گوشت بازاری کھا سکتا تھا۔ اور مسجد کو پاخانہ بنا سکتا تھا۔

حضرت مولانا سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا سکھوں سے جہاد

ان عادت میں سید احمد شہید جیسا غیر مسلمان رہنا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد کے طور پر مبعوث فرمایا تھا۔ ان مظالم پر خاموش کیسے رہ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ یہ زہر گداز حالات سن کر تڑپ اٹھے اور مٹھی بھر مجاہدوں اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کو لے کر مسلمانان پنجاب کی رستگاری کیلئے وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔ رنجیت سنگھ کی سکھ فوج کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید بھیم پنچہ پہنچے۔ کہ ۲۹ شبان کو سید صاحب کا حکم ملا۔ آپ فوراً بالا کوٹ روانہ ہو جائیں۔ اگرچہ سخت برہنہ ہو رہی تھی۔ اور راستے نہایت دشوار گزار اور پر خطر تھے۔ مگر مولانا نے سید صاحب کے حکم کے سامنے کسی خطرے اور دشواری کی پروا نہ کی۔ اور اپنے لشکر کے لئے شہادت گاہ بالا کوٹ مقرر کی۔ شہادت گاہ بالا کوٹ مقرر کی۔ شہادت گاہ بالا کوٹ مقرر کی۔ شہادت گاہ بالا کوٹ مقرر کی۔

ساتھ سپر سے روانہ ہو گئے۔ اس وقت باؤل پھلٹے ہوئے تھے۔ اور اتنی شدید برہنہ ہو رہی تھی کہ گھوڑوں کے منہ سے نکلنے والا جھاگ بھی جم جاتا تھا۔ سپر سے روانہ ہو کر شاہ صاحب بھوکھنگ پہنچے۔ یہاں نقواری دیر قیام کرنے کے بعد اسی برہنہ کی حالت میں بالا کوٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور یکم رمضان المبارک کو بالا کوٹ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولانا سید احمد شہید اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کے خلافت ملاؤں کی طرف سے کفر کے فتوے

حضرت مولانا سید احمد شہید اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید اور مجاہدین نے رنجیت سنگھ اور اس کی سکھ فوج کو ہر محاذ پر شکست دی اور رنجیت سنگھ مقابلہ سے عاجز آ کر اپنے معتمد سردار کرتار سنگھ کے ذریعہ پٹنہ اور کے علما سوار ملاؤں سے سید صاحب کے خلافت کفر اور مافی وغیرہ کے فتوے حاصل کئے۔ اور ان فتوؤں کو پہلے پٹنہ اور میں تقسیم کئے۔ پھر اس کی نقول بالا کوٹ بھیجی گئیں۔ بالا کوٹ کے لوگ عام طور سے ان پڑھ تھے ضعیف الاعتقاد ہونے کی وجہ سے ملاؤں کے فتوؤں سے ان واحد میں متاثر ہو جاتے تھے۔ ادھر عہد بالا کوٹ کے ملاہاں کے لوگوں کو سید صاحب سے برگشتہ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ اس زمانہ میں ان ملاؤں نے یہاں کے لوگوں کی جہالت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اجارداری قائم کر لی تھی۔ اور ایسی بیہودہ اور شرمناک رسوم جاری کر دی تھیں۔ جن کا اسلام تو کیا کوئی ادنیٰ درجے کا معاشرہ بھی روادار نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کوئی شخص وفات پاتا تو ملا اس وقت تک اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتا جب تک کہ اسے مقررہ مقدار کے مطالب لکھی جینی اور آٹا نہ ملے دیا جاتا۔ مذہب کے نام پر یہ ظلم کسی طرح قابلِ برداشت نہ تھا۔ مگر اہل بالا کوٹ اپنی ضعیف الاعتقاد دی کی وجہ سے یہ ظلم برداشت کر رہے تھے۔ مذہب کے نام پر روٹ کھسٹ کی یہ صفت ایک مثال ہے۔ درہ حقیقت یہ ہے کہ ان ملاؤں نے یہاں کے لوگوں کی زندگی دھیر کر رکھی تھی۔ اور نیچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی اور موت تک کوئی مرہ نہ تھا۔ جس میں ملائے اپنی غلط قسم کی بالادستی سے اسلامی معاشرے کی روح کو مروج نہ کیا ہو۔ تے بلکہ ایسے علما سوار اور ملاؤں کو رنجیت سنگھ نے خریدا۔ اور سید صاحب کے عقائد کے خلافت جھوٹے افانے پھیلانے شروع کئے۔ اور ان علما سوار نے سکھوں کے ایمار اور



مرداران پشاور کی شہ پر آپ دیکھ صاحب کے خلاف کفر کے فتوے دیئے اور ان علماء کو  
کی یہ افسوسناک روش مقلد جھٹوں نے محض بیٹ کی خاطر پٹھانوں کو گمراہ کیا۔  
حضرت مولانا سید احمد شہید اور مولانا شاہ اسماعیل پوری بانی کا فتویٰ انگریزوں نے لکھوایا  
ولیم، دلسن ہنٹر بنگال کا بہت مشہور آئی، سی، ایس افسر تھا۔ وی انڈین مسلمانز اس کی مشہور کتاب  
ہے۔ اس کتاب میں اس انگریز افسر نے سارا زور حضرت سید صاحب کی تحریک کی مخالفت پر  
پرہیز کر دیا۔ اس نے آپ کو دہائی کا خطاب دیا۔ اور آپ کی تحریک کو دہا بیت سے مہم  
کیا۔ ان ملاؤں اور علماء سونے اپنے استاد اور ہر انگریز سے لفظ دہائی کا سبق پڑھ کر حضرت  
مولانا سید احمد شہید اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کے خلاف دہا بیت کا پروپیگنڈہ کیا۔  
اور انگریز سرکار سے ساز باز کر کے دہائی کے فتوے سے غریب صاحب اور شاہ اسماعیل شہید اور مجاہدین  
اسلام کو شہید کر کے اور انگریز حکومت کی امداد و حمایت کی اور اب تک یہ مٹا اپنے  
مہر پرست انگریز کے طریقہ پر چل کر دہا بیت کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

(مختصر تحریک آزادی)

## ۲۔ مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم اور علماء دیوبند کا جہاد

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے مسلمانوں پر جو دردناک مظالم ڈھائے تھے۔  
اس جنگ کا آغاز ۱۸۵۷ء کو میرٹھ سے ہوا تھا۔ اور پورے ہندوستان میں انگریزوں نے  
جب تسلط قائم کر لیا تو مسلمانوں کو گھروں سے پکڑ پکڑ کر نشانہ ستم بنایا۔ شہروں میں شائع  
عام پر پھانسیاں لٹکا دی تھیں اور مسلمانوں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھایا جا رہا تھا۔ کہ  
تو اس وقت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے انگریز کے حق میں یہ فتوے دیئے۔

## حکومت انگریز اور علماء بریلوی کی طرف سے دارالاسلام کا فتویٰ

علماء دیوبند نے انگریزی حکومت کے خلاف تحریک موالات اور ہندوستان کو دار  
الحرب قرار دیا نیز ترک موالات کا فتویٰ دیا کہ انگریز کی فوجی اور غیر فوجی ملازمین اور  
انگریزی مال کا استعمال وغیرہ حرام ہے۔ مقدمات و بیانات اکابر مثلاً ۲۔ لیکن مولوی احمد رضا  
خاں صاحب بریلوی نے انگریزی حکومت کی حمایت میں فتویٰ دیا کہ

۱) ہندوستان دارالحرب نہیں دارالاسلام ہے۔ عرفان شریعت ص ۳

۲) شہادت گاہ بالا کوٹ ص ۳۰۳ کے سوا حقاً الحنفیت ص ۱۹

۳) ہندوستان دارالاسلام ہے۔ ہرگز دارالحرب نہیں۔ اعلام الاعلام ص ۲  
۴) ہندوستان کے دارالاسلام ہونے میں شک نہیں۔ اعلام الاعلام ص ۲

## علماء دیوبند کی انگریزوں سے مخالفت اور علماء بریلوی کی انگریزوں سے نفقت

تحریک آزادی میں حکومت انگریز کے خلاف علماء دیوبند میں سے شیخ الہند حضرت مولانا  
محمد حسن بن شیخ العرب العجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی۔ مجاہد آزادی حضرت مولانا  
محمد علی جوہر وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے تحریک ترک موالات۔ تحریک خلافت وغیرہ کے نام سے  
جہاد شروع کیا۔ نیز سلطان ترکی خلیفۃ المسیح کی حمایت میں تحریک چٹائی نو گورنمنٹ انگریزستان  
علماء حق اور دیگر سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کو گرفتار کر کے مٹا۔ کالا پانی وغیرہ میں بھیج کر قید کر  
دیا۔ اس وقت برصغیر ہندوستان میں مسلمانوں کو ہی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ جب کہ  
مقدمات و بیانات اکابر تحریک ریشی رومال وغیرہ کتب میں مفصل ذکر ہے۔ مگر مولوی  
احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اس وقت انگریزی حکومت کی خوشامد اور حمایت میں لکھا  
کہ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے۔ اس کے معاملے دیکھ کر خدا  
کی رضا راضی کا حال کھل سکتا ہے۔ اور ان علماء دیوبند کے خلاف کفر ارتداد وغیرہ کے فتوے  
شائع کئے۔

## خلیفۃ المسیح سلطان ترکی کے خلاف مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا فتویٰ

سلطان ترکی اصل اسلام اور مسلمانوں کا خلیفہ اور انگریزی حکومت کا مخالفت اور مسلمانوں کی حمایت  
میں انگریزوں سے جنگ میں معروف تھا۔ اور علماء دیوبند بھی سلطان ترکی کے نشانہ نشانہ انگریز حکومت  
جہاد کر رہے تھے۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے سلطان ترکی کے خلاف فتویٰ دیا کہ  
سلطان ترکی قریشی نہ ہونے کے سبب خلیفۃ المسیح نہیں۔

## علماء دیوبند کا محاذ انگریزی حکومت کی مخالفت میں اور مولوی احمد رضا خاں صاحب

بریلوی کا محاذ انگریزی حکومت کی مخالفت میں

علماء دیوبند کی کوشش سے انگریزی حکومت کے خلاف ہندو مسلم اتحاد کے نام سے ایک فاؤ  
قائم کیا گیا تاکہ ہندو مسلم مل کر انگریز کو ہندوستان سے نکال دیں۔ اور برصغیر ہندوستان آزاد ہو جائے۔  
لے سو ابحاث الخلفہ ص ۱۹۰۳ عرمان و شریعت ص ۱۹۰۳ کے سوا ابحاث الخلفہ ص ۱۹۰۳



مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اس اتحاد کے خلاف انگریزوں کی امداد کے لئے ایک محاذ قائم کیا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالحق صاحب نے اپنے مرشد اعلیٰ حضرت کے حکم سے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف محاذ قائم کیا۔ سوانح حیات اعلیٰ حضرت ص ۵۸ مرتبہ ماناں میاں۔  
مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے تحریک آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے والوں سے توبہ کرائی۔

انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کرنا اور تحریک آزادی ہند میں حصہ لینا اور تحریک خلافت اور ترکی حکومت کی حمایت کرنا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے نزدیک گناہ اور گمراہی تھی۔ اسی وجہ سے اس عظیم الشان جہاد میں شامل ہونے والوں سے اعلیٰ حضرت بریلوی نے توبہ کرائی تاکہ تمام تحریکات جو انگریزوں کے خلاف چل رہی تھیں، ناکام ہوں۔ اور انگریز کا پیاب ہو کر ہندوستان پر حکومت کرتا رہے۔ لکھتے ہیں کہ مولانا غلام احمد صاحب کانپوری نے طریقت میں اعلیٰ حضرت سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا۔ اور ۱۹۰۷ء میں مولانا محمد علی مرحوم کے ساتھ ہو گئے۔ انگریزی سراج کے سخت مخالف تھے۔ تحریک خلافت میں زور شور سے حصہ لیا جہاں تک کہ ہندو مسلم اتحاد جیسی مذہب کو کشمکش سے بھی نہ رکنے۔ اور پیر و مرشد کے عتاب کا نشانہ بنے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے علیہ راہ راست دکھادی اور مولانا عبدالباقی کو ساتھ لے کر سلطان الواعظین مولانا عبدالحق صاحب کی وساطت سے مرشد برحق کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور توبہ کی۔ مولانا عبدالباقی صاحب نے بھی اسی اجتماع میں توبہ کی۔ اور اسے باقاعدہ شائع بھی کیا۔ سوانح حیات اعلیٰ حضرت ص ۵۸ مرتبہ ماناں میاں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بعض مولویوں کو خریدا بھی تاکہ انگریزوں کی کسی تحریک میں حصہ نہ لیں۔

اس وقت تحریک خلافت وغیرہ انگریزوں کے خلاف اپنے پورے شباب پر تھی لوگ اس تحریک میں داخل ہو رہے تھے۔ ادھر انگریز حکومت نے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ذریعہ مولوی وغیرہ کو پیسے کا لالچ دے کر خریدنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ مولوی عبدالحق صاحب قادری حاشیہ لکھتے ہیں کہ جناب مولوی قاضی رحم الہی صاحب مدرسہ نے مجھے اعلیٰ حضرت کی خدمت فیض الدرجت میں پہنچا دیا۔ اور میری پوری دہری کی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ تحریک خلافت و ترک موالات اپنے پورے شباب پر تھی۔ اور جماعت

کثیرہ ان تحریکوں میں تھی بنابر علیہ فقیر بھی شدت کے ساتھ ان تحریکات کا حامی تھا۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی تحریکوں نے جو وقتاً فوقتاً مجھے مل جایا کرتے تھے اور جناب مولانا سید سلیمان اثر صاحب اور ابوالکلام کی باہمی گفتگو نے مجھے تحریکات سے برگشتہ کر دیا۔ پھر رخصت ہوتے وقت خاص کرم فرمایا کہ کچھ نقد روپے جو اللہ آباد کی آمدورفت میں صرف ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کچھ زانڈی تھے۔ مرحمت فرمائے۔ فقیر نے پچھلے تو انکار کیا لیکن اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ یہ تو آپ کے گھر کے عنایت کردہ ہیں۔ اسے لے لیجئے۔ تو فقیر نے رقم لے لی اور واپسی کے بعد تحریکات سے کلیۃً علیحدگی اختیار کر لی۔ سوانح حیات اعلیٰ حضرت ص ۵۸ فقر الدین۔

مسلم لیگ۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت پر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور شاہ احمد نورانی کے والد مولوی عبدالحق صاحب کانپوری

۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء میں نواب فاروق الملک کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کو قائم کیا گیا اور ستمبر ۱۹۰۸ء کے سالانہ اجلاس مسلم لیگ میں قائد اعظم محمد علی جناح صاحب صدر ہوئے تو قاسم میاں نامی ایک شخص نے گوندل علاقہ کا ٹھکانہ دار سے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی طرف لکھ کر فتویٰ طلب کیا کہ یہ مسلم لیگ جو اس وقت سے ۱۹۰۷ء تک تو انگریزوں کی وفادارانہ فعل کرتی رہی۔ ۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۸ء تک ہندوؤں کی جان نثار کنیز بے دام بنی رہی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں جھومتی رہی ۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۸ء تک بالکل مردہ پڑی رہی ۱۹۰۷ء سے ہندو کے ساتھ جنگ و گریز شروع کی۔ مگر ساتھ ہی مسلمانان اہلسنت کو تہمید گو مرتدین و مبتدعین و بائیسہ وینچر یہ و زرافض وغیرہم کے ساتھ و داد بلکہ انقیاد بلکہ اتحاد کی دعوت دیتی رہی۔ اب تک سرگرم عمل ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے کرتادھرتا اور عہدہ دارا۔ دارباب حل و عقد وہی لوگ ہوتے چلے آئے جو اس نجوی اور آل انڈیا محمد بن ابج کمیشن کانفرنس کے کرتادھرتا اور عہدہ دارا دارباب حل و عقد رہے۔ اس کی صدارت ہمیشہ سر علی امام آغا خان و ڈاکٹر الفیاضی و راجہ محمود آباد وغیرہم ردافض و نیا چہرہ کرتادھرتا آئے۔ حتیٰ کہ ستمبر ۱۹۱۷ء کے سالانہ اجلاس مسلم لیگ میں شہور گاندھی لیڈر محمد علی انجمن اس کے صدر ہوئے۔ مگر جب وہ بوجہ مخالفت گورنمنٹ برٹشک نہ ہو سکے۔ تو کرسی صدارت پر ان کا فوٹو آویزاں کر دیا گیا۔ اور اب اس کے مستقل قائد اعظم محمد علی جناح ہیں جو مذہباً اثنا عشری خوجہ یعنی رافضی ہیں جن کو مسلم لیگ قائد ملت اسلامیہ یعنی دین اسلام کا پیشوا مانا جاتا ہے۔ آیا سینوں کو ایسی کانفرنس کا



قائم کرنا اور جان و مال سے اس کی امداد کرنا، اس کے جلسہ میں شریک ہونا بددین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور ان سے میل جول پیدا کرنا اور ان سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے۔

(مختصر) الجواب :- ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے۔ اور اس میں شرکت حرام و مہدمند ہوں سے میل جول پکڑنا اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کر لے جانے والا عمل و عمل فرماتا ہے وَاِمَّا نَسْنِيكَ الشَّيْطٰنَ فَلَا تَعْتَدْ لِعَدَالِ الذَّكَوٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔ اور اگر تجھے شیطان بھی دے تو یاد آنے پر پس نہ بیٹھ۔ ظالموں کے تغیرات احمدیہ میں ہے۔ داخل فیہ الکافر والمبتدع والناستق والقعود مع کلہم ممّنع۔ اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں۔ ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔

(مختصر فتویٰ نقل کیا گیا ہے۔ اصل کتاب دکھائی جاسکتی ہے) فقیر احمد رضا قادری دستخط مولانا عبدالعلیم والد مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علماء پاکستان۔ الدلائل القابریہ ص ۳۰۳

الدلائل القابریہ ص ۳۰۳۔

تحریک پاکستان اور مسلم لیگی رہنما حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی

تھانوی دلیوبندی، مسٹر محمد علی صاحب جناح، علامہ اقبال وغیرہ پر

بریلوی علماء کی طرف سے کافر گری کا فتویٰ

قائد اعظم مسٹر محمد علی صاحب جناح پر فتویٰ کفر :- مولوی مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری قائد اعظم کو رافضی قرار دینے کے بعد لکھتے ہیں بد مذہب سارے جہان سے بدتر ہیں۔ بد مذہب جہنیوں کے کہتے ہیں۔ کیا کوئی سچا ایماندار مسلمان کسی کفر اور وہ بھی دور خیوں کے کہنے کو قائد اعظم سب سے بڑا پیشوا اور سردار بنانا پسند کرے گا۔ عاشاد کلا ہرگز نہیں مسلم لیگ کی زیریں بحیدری صلاطین ۱۹۳۹ء

۲۔ مولوی محمد ابوالبرکات سید احمد شیعہ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور جو کہ اہل بیت پر بریلوی کے خلیفہ سید محمد دیدار علی شاہ صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے فتویٰ میں فرماتے ہیں۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کلی مقاطعہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ الجوابات السنیہ ص ۳

۳۔ مولوی محمد طیب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور مسٹر محمد علی صاحب جناح کے متعلق لکھتے ہیں ۱۔ مسٹر محمد علی جیسا جس کو لیگ اپنا قائد اعظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے، وہ مذہباً اثنا عشری رافضی خوجہ ہے۔۔۔۔۔ بحکم شریعت مسٹر جیسا کے کافر مرتد ہونے کے ساتھ اس کا اثنا عشری، رافضی ہونا ایسے کافی ہے۔ بجانب اہلسنت و ۲۔ بحکم شریعت مسٹر جیسا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کا بنا پر قطعاً مرتد اور قایم از اسلام ہے۔ بجانب اہل سنت ص ۱۲۲۔ مسٹر جناح کو جو شخص اس کے ان کفریوں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے۔ یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے۔ وہ بھی کافر مرتد شر اللہ نام اور بے توبہ مرا تر مستحق لعنت عزیر

علامہ بجانب اہل السنہ ص ۱۲۲

مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ اقبال پر فتویٰ کفر :- یعنی ہم نہیں کہتے کہ ڈاکٹر صاحب

ایسے عقائد رکھتے ہوئے کیسے مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے گھڑے ہوئے اسلام کی بنا پر مسلمان ہیں۔ بجانب ص ۳۰۳

۲۔ مسلمان اہلسنت خود ہی انصاف کر لیں کہ ڈاکٹر صاحب کے سچے دین اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ بجانب ص ۳۰۳۔ ڈاکٹر صاحب کے قلب میں ابلیس کی بھی عزت و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ بجانب ص ۳۰۳۔ ڈاکٹر صاحب کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے۔

بجانب ص ۳۰۳۔ ڈاکٹر صاحب میں بھوری سی رافضیت بھی ہے۔ بجانب ص ۳۰۳۔

مسلم لیگ اور مسلم لیگ کے نمبران اور تمام رہنماؤں اور مسلم لیگ کی حمایت کرتے

والوں اور ووٹ دینے والوں اور شرکت کر فیروالوں پر بریلوی علماء کا فتویٰ کفر

آل انڈیا مظلم لیگ مسلم لیگ بجانب اہلسنت ص ۱۱۲ لیگ کا دستور اساسی بکثرت

کفریات و ضلالات و وباللات پر مشتمل ہے۔ بجانب ص ۱۱۲ لیگ کے اکثر لیڈران عام طور پر

علی الاعلان کفریات کہتے پھرتے ہیں۔ بجانب ص ۱۱۲۔ قرآن ہمارا مسلم لیگ اپنی ان تصریحات کی

بنا پر پھر دی اسلام و خیر خواہی مسلمین کے پر ہے میں اسلام و ایمان و مذہب کو نہ کرنا مسلمانوں

کو صرف نام کا مسلمان اور حقیقتاً محمد و بے دین بنانا چاہتی ہے۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم۔ بجانب ص ۳۰۳۔ مسٹر محمد علی جناح باقی فرقہ مسلم لیگ اور تمام افراد جو اس سے



مسلمان جانتے اور دین و اسلام کا مادی و دھارم کو مانتے ہیں۔ یہ سب کے سب ملاحدہ و ملائحہ جہنم کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اپنی طرف مسلمانوں کو بلا تے ہیں جس جس شخص نے ان قبر والوں سے کسی کو اپنا پیشوا اپنا مادی دین جانتے اور یقین کرتے ہوئے ان کی دعوت قبول کی اور ان سے جا ملا۔ اس کو پھر کراہوں نے دوزخ کی بھر مکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا۔ پھر دارالبرہان ہمیشہ کے لئے اس کا مسکن و جگہ قرار ہوا۔ تجانب ۲۶۵۔ بے دینیاں لیگیہ وغیرہم کفار و اشرار نے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی عظیم و جلیل سرکاروں پر جو گندی توہین مٹری ہوئی دشنامیں کہیں۔ تجانب ۲۸۵۔ کانگریس و احرار و لیگ وغیرہم مرتدین۔ اشرار۔ تجانب ۳۲۵۔ مسلم لیگیہ وغیرہم متبدعین و مرتدین۔ تجانب ۳۴۵۔ لیگیوں کہہ ان کے عقائد کفریہ خبیثہ۔ تجانب ۳۹۹۔ لیگیہ وغیرہم بد مذہبوں لاندہوں بد مذہبوں بے دینیوں کے حسب قدر فرقے ہیں تجانب ۴۲۵۔

### حوالہ حیات از کتاب الحجابات السنیہ

لیگ کی شرکت یقیناً حرام و سبب غضب رب نام ہے۔ ۱۔ لیگ کی شرکت و رکینیت سخت منوع و حرام ۳۵۔ علماء پر عوام سے زیادہ فرض ہے کہ لیگ پر رد و طرد فرمادیں اور لیگ کی شرکت و رکینیت سے احتراز عوام و علماء دونوں کے لئے ضرور ۳۶۔ لہذا علماء کرام پر فرض ہے کہ پوری قوت کے ساتھ عوام کو اس کی شرکت و رکینیت سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کریں جو اس فرض شریعی و بقدر قدرت و حسب استطاعت بجا نہ لائے گا وہ اس زمانہ الہی کا مصداق ہوگا ۱۳۵۔ اس کی شرکت و رکینیت عوام اور علماء دونوں کے لئے حرام ہے ۱۳۶۔ لہذا عوام کو لیگ سے دور و نفور رہنا علماء سے زیادہ ضروری ہے۔ ۱۳۷۔ اور اس کے واسطے سے اس کی ماتحت مسلم لیگ بھی ان دونوں باتوں کو قبول کرے گی۔ خود شیطان کو مانویا اس کے مرید کو بات ایک ہی ہے ۱۵۰۔ علماء کرام اہلسنت پر فرض ہے کہ اس وقت وہ مسلم لیگ کے رد کو اہم الہام سمجھیں کہ یہ تازہ فتنہ اس وقت اسلام و مسلمین کے لئے اشد طور پر نقصان دہ ہے۔ ۱۵۱۔ لیگ کی شرکت نامہ مسلمین کے لئے شرکت کانگریس سے اشد فتنہ ہے۔ اور ان کے دین و مذہب کے لئے کانگریس سے زیادہ لیگ جہاک اور ستم قاتل ہے۔ ۱۵۲۔ اور متبدعین و مرتدین و ملحدین کی معجون مرکب لیگ۔ ۱۵۳۔ لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا اور اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت کرنا و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور

دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ ۳۱۵۔  
مسلم لیگ کا ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرنا حیثیت ہے  
بریلوئے مسلم لیگ پر کمزور مرتد وغیرہ کے فتوے اس لئے لکھائے تاکہ انگریزی حکومت ہندوستان پر قائم رہے اور ہندوستان آزاد نہ ہو۔ کیونکہ مسلم لیگ بھی برصغیر ہندوستان کی انگریزوں سے آزادی چاہتی ہے۔ جیسا کہ مولوی حسرت علی بریلوی لکھتے ہیں یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اس کا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کر لیا جائے۔ احکام توریہ شرعیہ بر مسلم لیگ ۱۱۔ لیگ کے مقاصد پر نظر ڈالئے تو اس کا سب سے پہلا اور اہم ترین مقصد آزادی ہند ہے۔ یعنی ہندوستان کو اور خود کو اپنے آپ کو غیر ملکی گرت سے قطعاً آزاد کر کے خود اپنی آزاد اور خود مختار حکومت قائم کرنا ہے۔ لیگیوں کے بڑے بھاری بابہ الفخر کا نامہ آزادی ہند کی حیثیت اور ہلاکت کی دینی ایمانی نقطہ نظر کی

اب اچھی طرح وضاحت ہو چکی ہے۔ مسلم لیگ کی ذہین بخیرہ دری ۱۲۰۔

### مسلم لیگ رہنماؤں پر وہابی وغیرہ کا فتویٰ

ان لیگی یاد میں جو عقائد کے لحاظ سے رافضی وہابی وغیرہ ہیں۔ اور قطعاً ہیں مسلم لیگ کی ذہین بخیرہ دری ۱۳۰۔

### مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آنا جہنمی ہونا ہے

پہلے تو بریلوی مولویوں نے مسلم لیگ پر کمزور مرتد رافضی وہابی وغیرہ کے فتوے دیئے۔ اور اب مسلم لیگ کے سبز اور سرے رنگ کا پرچم جس کے نیچے مسلمان جمع ہوئے اور دھڑ دے کر پاکستان بنایا۔ اس کے مستحق سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلم لیگ کے اس اسلام کش اتحادی جھنڈے کے نیچے آ جائے گا۔ جنتی نہیں بلکہ دوزخ کے عذاب الیم کی طرت جائے گا۔ مسلم لیگ کی ذہین بخیرہ دری ۱۴۰۔ اکثر علماء دیوبند مسلم لیگ میں شامل ہیں اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لیگی پرم بریلویوں کا فتویٰ

بریلوی مولوی اکثر یہ پردہ بگڑا کرتے ہیں کہ تمام علماء دیوبند مسلم لیگ اور پاکستان کے مخالف تھے مگر ان کے مفتی اولاد رسول محمد میاں صاحب شہادت دیتے ہیں۔ کہ زیادہ علماء دیوبند مسلم لیگ میں شامل تھے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ جب خود لیگی فخر سے کہتے ہیں کہ کیا حضرت عظیم الامتہ مولانا اشرف علی لیگ کے حامی نہیں ہیں۔ اور تو اور اکثر علماء دیوبند لیگ میں موجود ہیں۔



مسلم لیگ کی زرین بجنیہ درمی ۵۶۔ لیگی تحریکات کے سلسلہ میں تھانوی کو شیخ الاسلام تھانہ بھون دھیم الامت کی حیثیت سے نمایاں کیا تھانوی کے نمائندگان لیگ کے جلسوں میں خاص احترام سے پہنچاتے۔ تھانوی کے بیانات لیگ کی تائید میں اپنے اخباریں اور لیگ کے جلسوں میں خاص اہتمام سے چھاپے اور پڑھواتے۔ مسلم لیگ کی زرین بجنیہ درمی ۵۷۔ مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریبات میں شیخ الاسلام اور دھیم الامت کہا جاتا ہے۔ اثرات علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔

### المجوابات السنیہ ۵۸۔ مسلم لیگ کی حکومت پاکستان پر بریلوی علماء کا فتویٰ

مسلم لیگ رہنما دھیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مسٹر محمد علی جناح ۵۹۔ اور علامہ اقبال وغیرہ نے اسلامی حکومت پاکستان کا مطالبہ کیا۔ اہل اسلام نے بھی اسلامی حکومت پاکستان کے لئے دوث دیتے۔ اور بہت سی قربانیوں اور نکالیت کے بعد مسلم لیگ نے پاکستان حاصل کیا۔ مگر بریلوی مولوی صاحبان نے اس حکومت کو بھی معاف نہ کیا۔ بلکہ کہتے ہیں کہ لیگ کی جو حکومت جمہوریہ ان کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کو ترقی دے گی۔ تبلیغ کفر و شرک کی حفاظت کرے گی۔ وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ۔ المجوابات السنیہ ۶۰۔ مگر کیا یہ آزادی اور یہ خود مختاری اپنی یہ حکومت جس کے لئے لیگ اور لیگی کوشاں اور اپنا سب سے بڑا کا نام دیتے ہیں۔ شرعی اسلامی نقطہ نظر سے بھی اسلامی حکومت اور اسلام کی پسندیدہ آزادی اور سچے دینی نقطہ نظر سے بھی حق بجانب ہے۔ حادثہ کلانبرگ نہیں مسلم لیگ کی زرین بجنیہ درمی ۵۸۔ مسلم لیگ کی حکومت کے متعلق لکھتے ہیں کہ حسب خود ان کی حکومت ہوگی تو سیاں بھٹے کو قتل ڈر کا ہے کہ قرآن کو بھی بالاسطہ طاق رکھ دے۔ اپنے دل کے من گندے جی کھول کر پوچھ کریں گے۔ اللہ عزوجل ایسی سرپاؤ نام نہاد اسلامی حکومت سے سچے اسلام و تبلیغ کو پناہ ہی میں رکھے۔ آمین۔ مسلم لیگ کی بجنیہ درمی ۵۸۔

۶۱۔ مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری سلطنت قائم کرے۔ اس تمام کافر و مشرکین کے جذبہ کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین قرار دیتی ہے۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے۔ یہ کس قدر شدید مخالفت قرآن اور ایسی کھلی ہوئی منافقات ایمان ہے۔ المجوابات السنیہ ۶۲۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک ٹھہرایا۔ المجوابات السنیہ ۶۳۔

مسلم لیگ اور علماء دیوبند کے ممتاز عالم دین حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پر علماء بریلوی کا فتویٰ

مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریبات میں شیخ الاسلام اور دھیم الامت کہا جاتا ہے۔ اثرات علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ المجوابات السنیہ ۶۴۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم لیگ تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ اور قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح اور شبیر ملت جناب لیاقت علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اور قرارداد پاکستان منظور کرائی۔ جس کی بنا پر حکومت پاکستان کا قانون اسلامی ہی ہوگا۔ قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے گا۔ مگر بریلوی علماء نے ان پر مرتد و ملحد یعنی بے دین کا فتویٰ لگا دیا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔ شبیر احمد دیوبندی وغیرہ مرتدین و نیا چہرہ و ملحدین۔ المجوابات السنیہ ۶۵۔ احکام فوریہ شرعیہ پر مسلم لیگ ۶۶۔

تمام اسلامی اور سیاسی جماعتوں اور مذہبی رہنماؤں پر بریلوی مولویوں کا فتویٰ  
از کتاب المجوابات السنیہ

اسی بنا پر دہلی دیوبندیہ دو ماہیہ، خاکساریہ دو ماہیہ دروانفق غالبہ وغیرہم محلہ کفار و مرتدین و ملحدین۔ ۵۹ و ۶۰۔ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین نیز مرتدین و ملحدین مثلاً دہلی دیوبندیہ و غیر مقلدین دروانفق و خوارج و مرزائیہ و پنجریہ و پکڑالویہ و خاکساریہ دو ماہیہ و بھائیہ و صلیحیہ کا گریسہ و لیگیہ و غیرہم فرقہ وندانہ سے کامل نفرت و مجاہدت رکھیں۔ اور مسلم لیگ اور دیگر بد مذہب و بے دین جماعتوں سے عوام مسلمین کو باز رکھنے کی ہر ممکن طریقے سے کوشش کریں اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ بھروسہ خدا و رسول پر رکھیں۔ پھر وہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بنا پر قادیانی و پنجریہ و دیوبندی و غیر مقلدین و دروانفق و دہلی و قادیانی و پکڑالویہ و خاکساریہ وغیرہم اہستہ کے سوا سارے مرتدین و ملحدین مروجیات دین لیگ مذہب میں مسلمان ہیں۔ ۶۱۔ یعنی صرف بریلوی ہی جو کہ اپنے کو اہستہ کہتے ہیں مسلمان ہیں۔ باقی تمام عالم اسلام کے مسلمان مرتد ہیں۔ سبحان اللہ عمایشرکون۔ اگر ایسے مفتوں کے فتویٰ پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا میں بجز ان کے کوئی بھی مسلمان نہ رہے گا۔



## مذہب بریلوی کے مؤجد علی حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب کے خاندان کی وفاداری اور انگریزوں کے انعامات

(۱) مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی پڑھچ اور دوہیلہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کے نامور بزرگ حافظ الملک رحمت خاں صاحب تھے۔  
شیخ العلی حضرت مولانا ریاب  
جن کے مقبرہ کے گنبد کو ایک ہندو اور انگریز نے بنوایا۔ اگرچہ اس کی ابتداء تعمیر ایک ہندو نے شروع کرائی تھی جیسا کہ لکھتے ہیں:-

ایک سال کے بعد حافظ صاحب کے ہندو دوست اور معتمد نے مقبرہ کی تعمیر شروع کی اور مکمل ہونے سے پہلے دیناسے رخصت ہو گیا۔ اس ہندو کا نام راڈ پھار سنگھ تھا۔ نواب ذوالفقار علی خاں ابن حافظ صاحب نے ۱۸۷۸ء میں مقبرہ مکمل کیا۔ ۱۸۷۸ء میں ایک انگریز لارڈ ہائز نے پٹی بھیت میں حافظ صاحب کی تختہ شہر بنایا کہ ایٹھیں زرخست کر کے مقبرہ پر گنبد بنوایا۔ اور اعطاف کی مسجد تعمیر کرائی۔ سوانح حیات العلی حضرت مولانا ریاب

(۲) مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے جد امجد جناب حافظ کاظم علی خاں صاحب انگریزی حکومت کے تحصیلدار تھے جس کی خدمت کے لئے دو سو سواروں کی ٹیالین ہر وقت موجود رہتی تھی۔ جیسا کہ مولوی ظفر الدین صاحب منوی لکھتے ہیں کہ حضرت حافظ کاظم علی خاں صاحب شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے اور یہ مہدہ آج کل کلکٹری کے قائم مقام تھا۔ دو سو سواروں کی ٹیالین خدمت میں رہتی تھی۔ آٹھ گاؤں جاگیر کے دوامی لاخراجی معافی عطا ہوتے تھے۔ سوانح حیات العلی حضرت مولانا ریاب  
(۳) انگریزوں کے ظلم سے اہل ایمان بھاگ رہے تھے اور انگریزی حکومت ہر ایک مسلمان کو پکڑ کر ظلم کا نشانہ بنا رہی تھی۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے دادا جناب رضا علی خاں صاحب اپنے گاؤں کے مکان پر موجود ہے جن کو انگریزی حکومت نے کچھ بھی نہ کہا بلکہ اس کی حفاظت اور امداد کرتی رہی جیسا کہ مولوی ظفر الدین صاحب منوی لکھتے ہیں کہ فتنہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط ہوا اور انھوں نے شدید مظالم کئے۔ تو لوگ ڈر کے مارے پریشان پھرتے تھے۔ بڑے لوگ اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ سے چلے گئے۔ لیکن حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ ذخیرہ بریلی میں اپنے مکان میں برابر تشریف رکھتے رہے سوانح حیات العلی حضرت مولانا ریاب

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے انگریزوں کے اشارہ پر یونہی بریلوی چھوڑا کیا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی دوہیلہ پڑھچ و حیات العلی حضرت مولانا ریاب  
۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئے۔ اور ۱۲۹۷ھ کو سند فراغت حاصل کی۔ سوانح حیات العلی حضرت مولانا ریاب  
تو آپ نے علماء دیوبند کے خلاف کفر و ارتداد و نابیت وغیرہ کے فتوے دیئے اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے بریلوی فرقہ پیدا کر دیا۔ حالانکہ ۱۸۷۸ء سے قبل بریلویت نہ تھی۔ بلکہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق تھا جس کے متعلق مولوی احمد صاحب پٹی بھیت لکھتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے۔ یہاں تک کہ دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی یا وہابی۔ سوانح حیات العلی حضرت مولانا ریاب

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی شہر و روز پچاس سالہ کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج اس کے پیروکار فرقہ وارانہ تعابر برادر پفلٹ و رسائل کے ذریعہ عوام کو بریلویت جیسے عظیم الشان کار خیر اور صدقہ جاریہ اور علماء دیوبند اور بزرگان دین اور مجاہدین آزادی پر تبرا اور کفر کے فتوے دے کر اعلیٰ حضرت بریلوی کو ایصال ثواب کر رہے ہیں۔ حضرات آپ نے بریلوی علماء اور اُن کے علی حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی جدوجہد آزادی ہند اور اسلامی حکومت پاکستان کی حمایت اور مسٹر محمد علی صاحب جناح اور مصوٰر پاکستان علامہ اقبال وغیرہ کے ساتھ اُن کا تعاون اور موجد پاکستان مسلم لیگ کی سرپرستی وغیرہ کا مختصر مطالعہ تو آپ نے گزشتہ اوراق سے ہی ذہن نشین فرمایا ہے۔ اب آئندہ صفحات میں ان حضرات کی خداوند قدوس اور سردار دو جہاں فخر موجودات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا عشق اور اولیائے عظام سے محبت اور مذہب امام اعظم سے اُن کی عقیدت اور تعظیم اور دیگر مسائل بھی ملاحظہ فرما کر ان کے اس مذہب کی داد دیں۔

### بریلوی اور بدعتی کون ہیں؟

مولوی فیض احمد صاحب اپنے رسالہ دیوبندی و بریلوی میں فرقہ کے صف پر لکھتے ہیں کہ ہم اہل سنت کو بدعتی کہتے ہیں۔ نیز صف پر لکھتے ہیں کہ انھیں بریلوی کہتے ہیں۔ حضرات اس سے مولوی فیض احمد صاحب نے وضاحت فرمادی کہ اُن کا مذہب بریلوی اور بدعتی ہے۔ جیسا کہ عام مسلمان میں جانتے ہیں۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ بدعتی و بریلوی کے صف میں اہل اب بے ایمان اور وہابی کے صف میں بے ادب یا ایمان، تو معلوم ہوا کہ بریلوی صاحبان کے نزدیک علماء



دیوبند جن کو یہ بدعتی گردہ دہائی کہتا ہے۔ ایماندار ہے۔ مگر مولوی نیض احمد صاحب بھوانی جماعت کے بے ایمان بلا ادب ہوئے تو ایسے باادب بے ایمان مسلمان اور مومن تو کیا عاشق رسول اور محب اولیاء کب ہو سکتے ہیں کیونکہ ایماندار ہی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار، عابد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور اولیاء کرام کا محب ہوتا ہے۔ نیز مشر پر تھری کرتے ہیں کہ جب کھد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو آپ کو صابی کے نام سے موسوم کیا۔ تو اسی طرح ان بریلوی مولویوں نے مقابلہ سے عاجز ہو کر ہم ذل لفظ دہائی علماء حق کو موسوم کیا۔

### مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کم خور تھے

بزرگان دین اور علماء حق علماء دیوبند نے ہر تحریک میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو ملحوظ رکھا۔ اگرچہ ظالم حکمرانوں نے جلا وطن کیا اور گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا۔ مگر نہ بچے اور نہ ٹھکے فاقہ اور غربت تک کو برداشت کیا۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب کے متعلق شاہ مانا میاں صاحب لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قلیل الفذا تھے۔ سوانحیات اعلیٰ حضرت خاں مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی جب حج بیت اللہ پر تشریف لے گئے۔ تو آپ کو بغیر دودھ کے صرٹ چائے پلائی اور آپ نوش فرماتے گئے بہانہ کہ نو عدد پیالہ چائے پی گئے۔ حتیٰ کہ بیمار ہونا پسند کیا چائے نہ چھوڑی۔ ہاں مدنیہ منورہ کا سفر بھی ضرور چھوڑ دیا۔ لکھتے کہ آج سب اکابر علماء سے رخصت ہونے کو ملا۔ دہاں پان کی جگہ چائے کی ترافض ہے۔ اور انکار سے بُرا مانتے ہیں۔ ہر جگہ چائے پینی ہوئی جس کا شمار نو فحشات تک پہنچا۔ اور وہاں بے دردھ کی چائے پیتے ہیں جس کا میں عادی نہیں۔ اور چائے گردے کو مضر ہے۔ اور میرے گڑھے ضعیف۔ رات کو معاذ اللہ شدت حوالہ گر دھکا درد ہوا۔ صاری شب جاگتے کئی صبح ہی سفر کا قصد تھا۔ مجبورانہ ملتوی رہا۔ مغز خات قبیلہ ۳۳ یہ قلت غذا بحالت زندگی مرنے کے بعد کم غری کا اندازہ اس طرح کریں کہ کسی نے مسند پر چھا تو آپ فرماتے میں برائے فاتحہ چھوارے ستر نہ رہوں۔ عرفان شریف ص ۱۵۱ اسی طرح اعلیٰ حضرت پانے مرنے کے بعد بھی وصیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اعتراف ہے اگر لطیف خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ سادہ اگر بھیجیں گے دودھ کا ہو۔ مرغ کی برائی، مرغ پلاؤ، خواہ بکری کا شامی کباب۔ پراٹھے، فرنی، اردکی پھر بری، دال برلی، حاد رک، دلوام گوشت، کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڑے کی برتن، دودھ کا برف اگر دوزانہ ایک چیز ہو سکے۔ یوں کر دیا جیسے مناسب جانو۔ حیا شریف ص ۱۵۱

### علماء بریلوی اور عوام سنی باوہابی ہیں

بریلوی صاحبان نے علماء دیوبند پر تو دہائی کا فتویٰ لگایا ہی تھا مگر ان کے مولوی سید معصوم شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں ان نام نہاد سنی بریلویوں پر بھی دہائی کا فتویٰ دے کر گمراہ اور بے دین وغیرہ بنا دیا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو حنفی اور چونایک کہلاتا ہو وہ بھی فروعیات میں اگرچہ سنی ہو لیکن عند التحقیق میں ضرور دہائی ہوگا۔ نجم الرحمن ص ۱۵۱

### بریلوی علماء غیر مقلد دہائی بھی ہیں

علماء احناف، علماء دیوبند و بندگان دین حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو عقائد و مسائل میں محقق جانتے ہیں۔ اور ان کے مسائل و عقائد جو کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ علیہ السلام کے عین مطابق ہیں ان کی تقلید کرتے ہیں لیکن بریلوی مولوی صاحبان ان کی تقلید نہیں کرتے۔ جیسا کہ چند کتب سے ظاہر ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ بہار شریعت ص ۵۳ مولوی احمد یار صاحب گجرات لکھتے ہیں کہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ جہاد الحق ص ۱۵۱ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسئلہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ جہاد الحق ص ۱۲۱۔ ان مندرجہ کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بریلوی مولوی صاحبان اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی غیر مقلد تھے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے عقائد میں درست اور صحیح العقیدہ نہیں مانتے ورنہ عقائد اور مسائل میں اُن کی تقلید ضرور کرتے۔ اور انکار نہ کرتے۔

### مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور ننگے سر نماز

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور ان کے پیروکار غیر مقلد ہیں۔ اسی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنے کو حرام قرار دے رہے ہیں۔ جیسا کہ موجودہ دور میں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اہل حدیث غیر مقلدین حضرات اکثر ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ اگر مقتدی عامہ باندھے ہوں۔ اور امام کے سر پر عامہ نہ ہو تو نماز بلا تکلف درست ہے۔ عرفان شریف ص ۱۵۱۔ بریلوی صاحبان غیر مقلدین سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر بڑے غیر مقلد ہیں۔ کیونکہ غیر مقلدین حضرات کا امام ننگے سر نہیں ہوتا۔ صرف چند مقتدی ننگے سر ہوتے ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت صاحب نے امام کو بغیر پگڑی اور مقتدیوں کو پگڑی کے ساتھ نماز پڑھنے کو صحیح اور درست قرار دیا ہے۔



## مولوی احمد رضا خاں صاحب کی یو کی کتب پر عمل اہم فرض ہے

جیسے مسلمان عالم کا دین اور مذہب وہ ہے جو کہ قرآن مجید اور حدیث نبوی علیہ السلام سے ثابت ہو اور اس پر قائم رہنا اور عمل کرنا فرض اور لازم ہے لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر امر میں سے اہم فرض ہے۔ وصایا شریف ص ۱۲ اس میں اپنے مذہب بریلویت کی وضاحت فرمادی ہے۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے فرض ہیں مگر اعلیٰ حضرت کی کتب سے جو ان کا مذہب معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرائض سے بھی بڑھ کر اہم فرض ہے۔

## مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی مسجد اور نماز

سبح اہل اسلام کے لئے نمازیں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے اسی وجہ سے مسجد کو قبلہ رو بنایا جاتا ہے تاکہ نماز صحیح اور درست ہو اگر کوئی مسجد قبلہ رو نہ ہو یا نمازی اپنی نماز میں عداوت منہ نہ کرے تو اس کی نماز ناجائز ہوتی ہے لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور بریلی کی دوسری مسجد قبلہ کے مطابق صحیح نہیں تو نماز کیسے درست اور صحیح ہوگی جیسا کہ لکھتے ہیں کہ بریلی میں اکثر مساجد

قبلہ سے دو درجے جانب شمال کو ہٹی ہوئی ہیں۔ ملحوظات چہ اس کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت نے مسجد کو درست نہ کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قبلہ جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا اور حضور علیہ السلام تلے اس کی طرف چہرہ انور فرما کر نماز پڑھی۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب اور دوسرے بریلوی حضرات کو پسند نہیں صرف مسلمانوں کے خوف سے اس کی طرف ٹپڑھتے ہیں تاکہ حلوہ ماندہ بند نہ ہو۔ اور دکانداری ختم نہ ہو جائے۔

بریلوی صاحبان کی مسجد کے بغیر دیگر مسلمانوں کی مسجدیں گھر ہیں مسجد نہیں جیسے مساجد اہل اسلام اللہ تعالیٰ ہی کی مسجد اور خداوند قدوس کا گھر اور عبادت گاہ ہوتی ہیں جن میں صرف عبادت اور تبلیغ اسلام جائز ہوتی ہے اور گھر کے کاروبار یا دنیاوی کام اور کلام ناجائز ہوتی ہے مسجد کو انسانوں کا گھر نہیں کہا جاتا بلکہ عبادت گاہ ہوتی ہے لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی تعصب اور عناد و بغض کی وجہ سے مسجد کو گھر کے برابر لکھتے ہیں کہ وہابیوں کو گھر کی مسجد مثل گھر کے ہے۔ ملحوظات چہ "بناؤ بغضب من اللہ جسداً من عند اللہ"

## اذان مسجد کے اندر مکروہ اور ناجائز ہے

مساجد نماز اذان نوافل ذکر اذکار وغیرہ کے لئے ہوتی ہیں مگر بریلوی حضرات کے نزدیک اذان وغیرہ مسجد میں مکروہ اور ناجائز ہے۔ مولوی احمد رضا صاحب گجراتی لکھتے ہیں کہ ہر اذان خواہ جمعہ کی ثانی ہو یا اول یا اذان پنج وقتہ ہو خارج مسجد ہونی چاہیئے مسجد میں مکروہ ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۵ لہذا بریلوی مولوی صاحبان ناجائز مکروہ فعل کو پھوڑ دیں۔ اس سے قبل جو ناجائز اذانیں دے کر اس کے مطابق نمازیں پڑھی ہیں وہ سرائی چاہیئے۔

## ریل گاڑی میں بھی نماز ناجائز ہے

بریلی بس سیدیل گاڑی جو کہ مرزائیوں کے دجال کا گدھا ہے اس پر سفر کرتے ہوئے نماز ناجائز ہے۔ اگرچہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کیوں نہ پڑھ لگی ہوں۔ اس کے متعلق بریلوی صاحبان کے مفتی احمد یار صاحب گجراتی لکھتے ہیں کہ نماز فرض واجب اور سنت فجر چلتی ہوئی گاڑی میں ناجائز ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۵ لہذا تمام مسلمانوں کی وہ نمازیں جو پڑھی گئیں یا پڑھی جائیں گی سب ناجائز ہیں۔

## ولد الحرام امام خطیب مدرس شیخ التفسیر الحدیث بھی ہو سکتا ہے

امامت میں ایسے عالم دین کو امام بنانا چاہیئے جو متقی اور عبادی ہو حرامی وغیرہ کو امام نہیں بنانا چاہیئے لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ اگر ولد الحرام سب حافریہ سے علم و تقویٰ میں زائد ہو تو اسی کو امام بنایا جائے۔ ملحوظات چہ ۸ بازار عورت طوائف کا بیٹا عالم عقیدہ کا سنی ہو اور کوئی وجہ اس کے پیچھے منع نماز کی نہ ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے۔ احکام شریعت ص ۱۰۱ ان بریلوی صاحبان تلے تو ایسا عالم اور متقی ولد الحرام اور طوائف بازاری عورت کا بیٹا ہی امامت وغیرہ کے لئے پسند کیا ہے۔ الخبیثات بغیثین۔

## قضا نمازوں میں پورا درود پاک اور وتر میں قنوت نہ پڑھی جائے

فرض کی دو رکعت اور واجبات نوافل اور سنت اور ترک تمام رکعتوں میں قنوت فرض ہے اور دعا قنوت واجب۔ اور پورا درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ فرضوں کی قیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان تین بار کہہ کر رکوع کرے۔ مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں اور آخری التیمات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللہم صلی علی محمد وآلہ کہہ کر سلام پھیر دے۔ وتروں کی قیسری رکعت میں دعا قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا



تین بار رب اغفر لی کہے۔ احکام شریعت ص ۱۳۰۔ طبع نوری کتب خانہ لاہور  
یہ عاشق رسول اور محب ہیں کہ نماز میں پورا درود شریف اور سلام نیز حضرت ابراہیم  
اور آل ابراہیم علیہ السلام پر درود و سلام بھی چھوڑ دیا۔ پھر بھی سستی اور بریلوی اور عاشق اور  
سلام و صلوٰۃ کے نہ ماننے والے اہلسنت ہیں۔

### مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو سنت معاف اور تواقل ختم

سنت مکرہ کا ترک کرنا گناہ ہے۔ اور کسی بالغ مسلمان کو بلا عذر معاف نہیں ہر میں صرف  
نا بالغ اور غیر مسلم کو معاف ہوں تو اور بات ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سفر  
میں بھی سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ چھوڑتے نہ تھے۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی  
کو یہ درجہ ملا ہے جیسا کہ لکھتے ہیں کہ محمد اللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پانا ہوں جس میں فقہاء  
کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں۔ سنتیں بھی نہ چھوڑیں۔ نفل البتہ اسی  
روز سے چھوڑ دیئے ہیں۔ ملفوظات ج ۵۔ یہ ہیں حضور علیہ السلام کے عاشق جن کو سنت  
اور نفل معاف ہیں۔

### حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی نیت نہ ہو

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا عشق رسول یہ ہے کہ زیارت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نیت تک بھی نہ ہو جیسا کہ لکھتے ہیں کہ حصول زیارت اقدس کے لئے اس سے بہتر صیغہ نہیں  
مگر خالص تعظیم شان اقدس کے لئے پڑھے۔ اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو۔  
ملفوظات ج ۶۔ ان بریلوی صاحبان کو نبی علیہ السلام کی زیارت مبارک کی نیت بھی پسند نہیں۔  
امکان کذب یا قدرت باری تعالیٰ

مولوی فیض احمد صاحب بریلوی اپنے رسالہ ذیہ بندی بریلوی میں فرقہ کے صلہ پر امکان  
کذب باری تعالیٰ کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہلسنت (بریلوی) کہتے ہیں کہ کذب کا تحت  
قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کو جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے پر قدرت  
خداوندی کا ہونا مراد ہے۔ مذکورہ طریقہ سے مولوی فیض احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے حق میں  
کذب کے قائل ہوئے۔ کہ کذب باری تعالیٰ تحت قدرت ہے۔ امکان کذب باری  
تعالیٰ اور چیز ہے اور بالفعل کذب اور جھوٹ ہونا اور چیز ہے۔ مگر مولوی فیض احمد صاحب  
بریلوی نے اپنی بے علمی اور جہل مرکب کا ثبوت اس طرح دیا کہ امکان کا معنی بالفعل کر کے

خداوند قدوس ذات اقدس پر چپاں کرتے ہوئے علمائے دیوبند کے بزرگان دیہم  
اللہ تعالیٰ علیہم السلام کی طرف منسوب کر دیا۔ حالانکہ مذکورہ عبارت میں کذب باری تعالیٰ کو خود  
بالفعل تحت القدرت مانا ہے۔ اور مولوی امجد علی صاحب نے ہر بڑائی یعنی جو چیز فی ذات  
الہی کے غیر مناسب نہیں، ان کو بھی مقدر اور تحت القدرت مانا ہے جیسا کہ لکھتے ہیں کہ ہر  
بھلائی بڑائی اس نے اپنے علم ازل کے موافق مقدر فرمادی ہے۔ بہار شریعت ج ۱۔ مولوی  
فیض احمد صاحب نے امکان کے لفظ کو دیکھ کر یا سن کر اس معنی بالفعل کر دیا۔ حالانکہ  
ممکن کا وجود اور پیدا ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ ایک چیز ممکن تو تو مگر موجود نہ ہو یہ ہو سکتا  
ہے جیسا کہ مولوی امجد علی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ہر مقدر کے لئے ضروری نہیں کہ  
موجود ہو جائے۔ البتہ ممکن ہونا ضروری ہے۔ بہار شریعت ج ۱۔

حضرت مولانا رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی  
پاک و منزہ ہے۔ اس سے متصف بصفات کذب کیا جائے۔ معاذ اللہ اس کے کلام میں  
ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق  
تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے۔ وہ قطعاً کافر ہے۔  
ملعون ہے۔ اور مخالفت قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں  
تعال اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ فتویٰ رشیدیہ ص ۳۸۹

قطب الاکتاب الحاج حضرت حاجی مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مرشد  
برقی پیر علی شاہ صاحب گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ مولوی عبدالسمیع صاحب بریلوی کو لکھتے  
ہیں کہ واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں۔ وہ بالاتفاق مردود ہیں۔  
یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے۔ اور خلاف ہے۔ نص  
مرسج ومن اصدق من اللہ حدیثاً وان اللہ لا یخلف الیعد۔ وغیرہا۔ آیات کے  
وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نفق کذب وغیرہ سے رہا خلاص علماء کا جو  
دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف و عید ہے۔ جس کو صاحب براہین قاطعہ نے  
تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے۔ اس کی تحقیق میں طول ہے۔  
الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ  
نے جو وعدہ و عید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے۔ اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو



امکان کو وقوع لازم نہیں۔ فتویٰ رشیدیہ ص ۲۹۰  
بریلوی علماء کے نزدیک اللہ تعالیٰ بعض جگہ قادر نہیں

بریلوی حضرات اللہ تعالیٰ کو بعض چیزوں پر قادر نہیں مانتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج مانتے ہیں جیسا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ الوہیت زیر قدرت ربانی نہیں بلذات ص ۴۰۔ اور مولوی امجد علی صاحب بریلوی تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات زیر قدرت داخل نہیں بہار شریعت ص ۳۲ جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت اسے شامل ہو بہار شریعت ص ۴۰۔ ان مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ بریلوی صاحبان اللہ تعالیٰ کو ان مذکورہ چیزوں میں عاجز مانتے ہیں۔ قادر نہیں مانتے۔ العباد باللہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیء قدیر

مولوی فیض احمد صاحب بریلوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل شرعی مانتے ہیں

حضرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل برابر عقلی یا شرعی اللہ تعالیٰ نے نہ پیدا کی ہے اور نہ آئندہ تا قیام قیامت پیدا فرمائے گا لیکن مولوی فیض احمد صاحب بریلوی اپنی کتاب دیوبندی و بریلوی میں فرق کے ص ۳ پر لکھتے ہیں کہ اہل سنت (بریلوی) کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہر محال عقلی ہے مولوی فیض احمد صاحب نے آپ کی مثل عقلی کو محال کہا ہے کیونکہ ان کے نزدیک مثل شرعی کو محال نہیں جیسا کہ مولوی محمد یار صاحب گڑھی اخنیا رملی ولے اپنے دیوان محمدی ص ۳ پر لکھتے ہیں :-

بیاد رکھو محقق تاسخ خبر الوری مبنی کہ در شکل فرید آمد شہنشاہ مجاز این جا

علماء بریلوی حضور علیہ السلام کے لئے مثل مانتے ہیں

مولوی احمد یار صاحب بریلوی گجراتی اپنی کتاب میں نبی علیہ السلام کا جسم مثالی مانتے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا حاضر ناظر ہونا جسم مثالی کے ساتھ ہو۔ جاد الحق ص ۱۲۳ مولوی امجد علی صاحب بریلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے مگر اہل کافر بہار شریعت ص ۱۸۰ مولوی فیض احمد صاحب بریلوی اپنی کتاب دیوبندی بریلوی میں فرق کے ص ۳۲ پر فترتی دیتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی مانند خواب میں یا بیداری میں کسی کو سمجھنا بے دینی ہے۔ ان مفتی

صاحبان نے اپنے مولوی احمد یار صاحب گجراتی کی کتاب کا مطالعہ نہ کیا۔ اور نہ ہی ان سے ان کی زندگی میں دریافت کیا۔ بلکہ اپنے رسالہ میں کوڑ بے دینی کا فتویٰ دے دیا۔  
ختم نبوت اور بریلوی علماء

مولوی فیض صاحب بریلوی اور دوسرے بریلوی صاحبان بھی علماء دیوبند کے بزرگان اور اکابر رحمۃ اللہ علیہم پر غلط الزام لگاتے ہیں۔ جبکہ یہ بزرگ نبی علیہ السلام کے لئے ختم نبوت ذاتی اور زمانی کو مانتے ہوئے منکرین ختم نبوت یعنی مرزا یوں سے مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اور قیامت تک کرتے رہیں گے بلکہ ختم نبوت کے پرانے بن کر قادیان میں امیر شریعت سید عطار احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت پیچھے اور انگریز کے خود کا شتہ پودا کی نبوت کو لٹکا را اور اب ربوہ میں بھی اس انگریزی نبی کی امت سے برسر پیکار ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی نبوت کے دشمنوں اور رہنماؤں کے تمام حملوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن نام نہاد عاشق اور بدعتیوں کو اتنی طاقت نہ ہوئی کہ کبھی ربوہ میں جا کر ان مرتدوں سے مقابلہ کرنے۔ اگرچہ دعویٰ عشق اور ناحق ختم نبوت کا ہے۔ درحقیقت یہ لوگ بھی ان مرزا یوں کے ہم نوا اور ہم پال ہیں۔ بلکہ وہ پکلتے ہیں۔ اور یہ لوگ ختم دے کر کھلتے ہیں۔ اب آپ ختم نبوت کے مسنون ان بریلوی صاحبان کے علیحضرت کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ جو کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی شعر و اشعار میں جناب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے نبوت کا اقرار و آغاز مانتے ہیں اور لکھتے ہیں :-

انہم دے آغاز رسالت باشد ایک گویم تابع عبدالقادر حدث غمش چ

اعلیٰ حضرت نے حضور علیہ السلام کے بعد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے رسالت کا آغاز اور ابتداء کر دیا جیسا کہ مرزا یوں نے مرزا غلام احمد سے نبوت اور رسالت کی ابتداء مانی ہے۔ اس شعر پر بس نہیں ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اب جو نبی بھی آتا رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں کچھ بھی فرق نہیں آتا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔

فتح باب نبوت پہلے حد درود ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام حدائق غمش چ

یعنی نبی علیہ السلام کے بعد سے ختم نبوت کا جو دروازہ بند تھا وہ دور ختم ہو چکا ہے اب شیخ عبدالقادر کے تشریف لانے پر نبوت کا دروازہ کھل گیا ہے۔ اب صرف



صلوٰۃ و سلام اور ان کے لئے درود پاک پڑھتے سے ختم نبوت کا حق ادا ہو جائے گا۔ مرزا قادیانی نے بھی ظن بروز نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میرے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اسی وجہ سے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے آخری نبی کا معنی اول نبی کر دیا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ آپ اول نبی تھے۔ آپ کے بعد حضرت مہدی سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء شریعت لائے، تو خاتمت مرتبی کے خلاف نہیں۔ اسی طرح اب اگر کوئی نبی آوے تو خاتمت زمانی اور ختم نبوت کے خلاف نہیں کیونکہ شیخ عبدالقادر سے پھر سے رسالت کا دروازہ کھل گیا ہے۔ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی لکھتے ہیں نماز اقصیٰ میں تھا یہی سرعیاں ہوں معنی اول آخر کہ دست بستہ ہیں بھی حاضر صحت کے ساتھ

حدائق بخشش ج ۱۱

دوسرے شعر میں فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نزول قرآن مکمل ہوا اس کے بعد کوئی کتاب آئیگی۔ اگرچہ نبوت کا اجرا کچھ ہو اور اس سے ہوتا رہیگا۔ شریعت اور کتاب بھی رہے گی۔ فرماتے ہیں آتے ہیں انبیاء کما قتل لہم والخاص حکم کہ قائم ہوئے تم یعنی جو ہوا و فرزند تیرے مام

حدائق بخشش ج ۱۱

بلکہ بیان تک لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام کو شب معراج غم ہوا کہ مجھے سب پھیلانی کیوں بنایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اغم علیک ان جعلتک آخر الانبیاء۔ موقوفات چشم پور فرمایا کہ آخر میں تشریف لا مارفت اس امت کا اعزاز تھا نہ کہ بالذات فضیلت تھی کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام پیدائش میں تمام نبیوں سے حقیقتاً اول ہیں۔ اور بعثت میں (اعزاز) تمام انبیاء سے آخر اسی وجہ سے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ غوث پاک کو مرتبہ نبوت ملا۔

عرفان شریعت ص ۸۳

بریلوی حضرات کا ختم نبوت کے متعلق یہ مذکورہ عقیدہ ہے لیکن ختم نبوت کے پاسبان علماء دیوبند پر فتوے دیتے ہیں۔

**قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کو خوف مگر اولیاء بے خوف ہونگے**

مولوی احمد یار صاحب گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ قیامت میں انبیاء کو بھی خوف ہوگا مگر اولیاء بے خوف ہونگے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۰۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کو بزرگان دین پر شک آئے گا کہ یہ اچھے ہیں

کہ چین و آرام سے بے خوف ہیں۔ اور میں خوف ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ اولیاء کے چین و آرام کو دیکھ کر حضرات انبیاء کرام ان پر غلط شک فرما دیں گے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۱ اور اولیاء کرام کو نہ اپنا کھانا نہ دوسروں کا خوف ہوگا۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۲ انبیاء علیہم السلام کی اطاعت اور چوری سے اویس کرمانہ۔ وہ تو روز قیامت بے خوف و خطر ہوں مگر انبیاء علیہم السلام خوف و خطر سے بے ہوش ہوں۔ اس سے بڑھ کر بریلوی صاحبان انبیاء علیہم السلام کی کیا گستاخی کریں گے۔ بلکہ بقول مولوی انیس احمد صاحب کہ کوئی جہنمت اس سے بڑھ کر شان رسالت کی اور کیا متنازع کر سکتا ہے۔ دیوبند بریلوی فرقہ فتویٰ ہذا میں انبیاء علیہم السلام کو اولیاء سے کرام سے کم درجہ ثابت کر کے بریلوی حضرات نے اپنے غرضی رسول کا نبوت دیا ہے۔

**انبیاء علیہم السلام اور بریلوی علماء**

عصمت انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے۔ اگرچہ بریلوی صاحبان قسط اول اور قسط دوم پر کر کے پت مزاج اور عقل کے معافی دے کر علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہیں۔ والاخر ان کے اپنے عقائد ایسے ہیں جن سے خدا کی پناہ بیجا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ نبی علیہ السلام سے بعض آیات کا نیاں (یعنی قبول) ہوا ہو موقوفاً جتنی یعنی نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی آیات قرآنیہ قبول جاتے تھے۔ نفوذ باللہ من ذالک۔

مولوی احمد یار صاحب گجراتی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ان انبیاء سے نیاں خط صادر ہو سکتی ہے۔ جارا حق ص ۳۶۰۔ حضرت آدم سے خط ہوئی۔ جارا حق ص ۳۶۱۔ بریلوی صاحبان نے ایک نبی نہیں یا تمام انبیاء علیہم السلام کے متعلق لکھ دیا کہ ان سے خطاریت کثرت ثابت ہے۔ ایضاً باللہ

**بریلوی علماء اور انبیاء علیہم السلام کی اخوت یا بھائی ہونا**

بریلوی صاحبان علماء دیوبند اہلسنت و الجماعت پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ علماء دیوبند نبی علیہ السلام کو اور دیگر پیغمبروں کو بھائی کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا اہم اور جھوٹ ہے۔ بلکہ خود بریلوی صاحبان نبیوں کو بھائی ملتے ہیں جیسا کہ مولوی احمد یار صاحب گجراتی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا واکم موالا حاکم تم اپنے بھائی کا (علمان) احترام کرو جس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام ہمارے بھائی ہیں مگر بڑے نہ کہ چھوٹے اس کے جواب میں لکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے اپنے کرم کریمانہ سے بطور تواضع و انکسار فرمایا۔ جارا حق ص ۱۵۶۔ اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اپنا بھائی فرمایا ہے۔



اگرچہ تراضع بطور اسی طرح جب حضور علیہ السلام نے کائنات صدیقہ کو اپنی زوجیت سے شرف فرمایا چاہے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں آپ کا بھائی ہوں کیا میری دختر آپ کو حلال بنے صدیق اکبر نے منکر کیا کہ حضور نے مجھے خطاب اخوت سے نوازا ہے کیا اس خطاب پر حقیقی بھائی کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں۔ جالہقی ص ۱۶۱۔ حضرت خلیل نے ایک ضرورت پر حضرت سارہ کو فرمادیا تھا اختی۔ یہ میری بہن ہیں۔ حالانکہ وہ آپ کی بیوی تھیں۔ جالہقی ص ۱۶۱ حضرت سارہ کو بہن فرمانے سے دینی بہن مراد تھی۔ نہ کہ نسبی جالہقی ص ۱۶۱ اس سے صراحت کر دی گئی ہے کہ نبی علیہ السلام نے جو فرمایا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ میرا احترام کرو۔ اس سے مراد دینی بھائی ہے نہ کہ نسبی۔ تو بدعتیوں کا الزام غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ غور بھی نبی علیہ السلام کو بھائی کہتے ہیں۔ اگرچہ دینی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ علماء دیوبند کی مراد بھی یہی ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں۔ صحت بدعتی گروہ کا جھوٹ اور بہتان ہے۔

### ہندو بھی علم غیب جزئی جانتے ہیں۔ بریلوی عقیدہ

بریلوی مولوی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر غیب جزئی جیسی نام مجنون وغیرہ کا غلط الزام لگاتے ہیں لیکن مولوی محمد معصوم جیلانی بریلوی اپنی کتاب مذہب بریلوی دربار غیب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ غیب جزئی تو ہندو بھی جانتے ہیں۔ نجم الرحمن ص ۵۵ حضرات غور فرمائیں جیسا کہ یہ بریلوی علم غیب کا عقیدہ ہے تو نبی اور ہندو میں کیا مسدق رکھا۔ البیاض باللہ۔

### بریلوی حضرات کے عقیدہ میں خدا کا نور

خداوند قدوس کا نور قدیم، غیر مخلوق، طیب اور پاک ہے لیکن مولوی احمد یار صاحب گجراتی بریلوی اللہ تعالیٰ کے نور کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ جو انسان کھاتا ہے اس سے پیدیا بنتی ہے۔ نبی کے کھانے سے نور خدا ہوتا ہے۔ جالہقی ص ۱۶۰۔ بریلوی حضرات کا خدا کے نور کے بارے میں یہ عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

### درد و شریف اور کلمہ

جیسا کہ بدعتی اور رفاہی گروہ کا یہ طریقہ ہے کہ جو غلط بات ہو اسے علماء دیوبند کی طرف سے بطور الزام کے منسوب کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جو خواب وغیرہ ہو اس پر بھی بیداری کا حکم لگا دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ رفع القلم عن ثلاث عن انائم و المجنون والصبی اور کما قال علیہ السلام نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے قلم اٹھائی گئی

ہے ان کا گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ مجنون۔ صبی بچہ نابالغ اور نیند والے سے۔ درحقیقت بدعتی گروہ کے ہر فرد کی عقل اندھی اور اوندھی کر دی گئی ہے۔ جیسا کہ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی اپنے ملفوظات کے ج ۱ پر لکھتے ہیں کہ قلب کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے اب اس میں حق دیکھنے سمجھنے غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی۔ مگر حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے پھر اوندھا کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ جو پٹ ہو کر رہ جاتا ہے۔ تو مولوی فیض احمد صاحب بریلوی کی عقل بھی اسی طرح کر دی گئی ہے کہ اس نے اپنا رسالہ دلوبندی بریلوی میں فرق لکھ کر الزامات لگائے ہیں اس بچا رسے عقل کے اندھے بلکہ حکم "کلم" علمی فہم لایرجعون نے بزرگان اور علماء دیوبند کی عبارات کو نہ دیکھا نہ سمجھا اور نہ کسی سے سنا۔ اپنی اندھی عقل سے سوچ کر عوام کو دھوکہ دینے کی خاطر یہ رسالہ طبع کر دیا۔ اور چند عبارات خواب جن کی تعبیرات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمادی ہیں ان پر فتویٰ وغیرہ لگا دیا۔ اور اپنے مولوی جماعت علی شاہ پر نبی علیہ السلام کے درود پاک کو چسپاں کیا۔ اور اسے صحیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے مولوی فیض احمد صاحب بریلوی اپنے رسالہ دلوبندی فرق کے ص ۶۶ پر بریلوی حضرات کا درود اس طرح لکھ کر صحیح بھی قرار دیتے ہیں۔ اللہ صل علی محمد وسیدنا وادینا و مرشدنا محمد و من اعاقظ سید جماعت علی شاہ۔ آگے اس خود ساختہ درود کو اس طرح درست ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے اپنے اور اپنی آل پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب جب آل رسول پاک میں تو اعتراض کیا۔ یہ اس تمام صفحہ کا خلاصہ کر کیا گیا ہے یعنی جبکہ جماعت علی شاہ آل رسول ہیں تو ان پر اگر درود پڑھا گیا، تو اعتراض کیوں اور کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ درود صحیح اور درست ہے۔ لہذا مولوی فیض احمد صاحب کے نزدیک ہر فرد جو کہ سید اور آل رسول ہو اس کا نام درود میں لیا جانا صحیح ہے تو بریلوی صاحبان کو چاہیے کہ یہ مذکورہ درود مسلمانوں میں پڑھ کر تجربہ کریں کہ ان کو کیا کچھ انجام میں دیا جائے گا۔ اسی طرح ان کا کلمہ بھی اپنا خود ساختہ ہے۔ جیسا کہ فوائد الغوائد کے اردو ص ۲۱۲ پر لکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ کوئی شخص شبلی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مرید ہونے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط پر مرید کرتا ہوں کہ جو کچھ میں کہوں وہی کرے۔ عرض کی دیا ہی کر دوں گا۔ پوچھا کلمہ طیب کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ عرض کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ فرمایا اس طرح پڑھو۔ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔ مرنے فوراً اسی طرح پڑھا۔ بعد ازاں شبلی نے



فرمایا کہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں۔ رسول وہی ہیں۔ میں تیسرے اعتقاد کو اذنا چاہتا تھا۔ کیا مولوی فیض احمد صاحب لوگوں کے اعتقادات کو آزمائے کی خاطر اپنا کلمہ پڑھائیں گے اور حضور علیہ السلام کا کلمہ اور رد و دلوں سے ترک کر کر اپنا ہم اعتقاد پر بطوری بنانا پسند فرمائیں گے۔ امید ہے کہ ضرور ایسا کریں گے۔

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بریلوی حضرات

شب معراج تمام انبیاء علیہم السلام از حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ نے نبی علیہ السلام کی اقتدار میں نماز ادا کی۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے بھی رسول اور نبی کو جرات نہ ہوئی کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کے آگے بڑھ کر امام بننا۔ اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی ہوتے۔ مگر آج کے خود ساختہ مجدد آنحضرت بریلوی کو یہ مقام ملا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ مولوی برکات احمد کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور مہدی عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جلتے ہیں۔ عرض کیا رسول اللہ کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ ملفوظات ج ۲۲ ص ۲۲۲ مضمون مدینہ مکی کراچی۔ حالانکہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہے جس کو کوئی اہل ایمان کہنے کی بھی جرات نہیں کر سکتا۔ مولوی فیض احمد صاحب بریلوی اپنے رسالہ دیوبندی بریلوی میں فرق کے دشت پر اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ جواب عالمانہ اور مدلل ہو گا۔ اور بریلوی حضرات کے یہ خود ساختہ عالم، مفسر اور شیخ الحدیث بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ بے ادبی ہے۔ رسالہ مذکورہ ص ۲۲ مولوی فیض احمد صاحب بریلوی کی جہالت کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ اپنے اسی رسالہ کے ص ۲۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ وفات بابرکات ہے کہ معراج کی شب بیت المقدس میں صبح انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز ہیں۔ مگر جب جماعت کا وقت آتا ہے اللہ تعالیٰ کے برے برے برگزیدہ نبی بھی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہونے کو آپ کی لے ادبی تصور فرماتے ہیں۔ حضرات تمام اہل اسلام کا ایمان ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام کو معراج مبارک حیات طیبہ اور زندگی مبارک میں جسم اقدس اور روح اذکر کے ساتھ ہوا۔ مگر مولوی فیض احمد صاحب بریلوی نے گزشتہ عبارت میں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ وفات بابرکات ہے کہ معراج کی شب بیت المقدس میں یعنی حضور علیہ السلام کو معراج وفات مبارک بابرکات کے وقت ہوا۔ حالانکہ بعد از وفات یا روحانی معراج

کے قائل قادیانی اور لاہوری ہیں۔ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان بھی ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔ جو شخص بھی کسی نبی کا اپنے بڑے سے بڑا مولوی یا پیر کیوں نہ ہو مقتدا بنائے۔ وہ گمراہ ہے۔

### شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ مولوی فیض احمد صاحب بریلوی کا فتویٰ

گزشتہ اوراق اور صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ شیخ شبلی نے اپنے مریدیت کلمہ پڑھ کر اگرچہ بریلوی مولوی صاحبان کا خود ساختہ ہے۔ اور شیخ شبلی کی طرت منسوب کر دیا۔ اب مولوی فیض احمد صاحب بریلوی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے مذکورہ رسالہ کے ص ۲۹ پر لکھتے ہیں کہ ایسے غیبی اور ملک الوطنت کفر میں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنے والے کے مغضوب الہی ہونے کی دلیل ہے۔ جو شخص ان کو بے اختیار ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے ہے جس سے تو یہ فرض ہے اگر خدا عزوجل قائل ایسی حالت میں تو یہ صے پہلے مرجائے تو آری دوسری قرار پائے۔ اور مولوی فیض احمد صاحب نے ہر اس شخص پر فتویٰ دیا ہے جو بھی کلمہ طیبہ میں تخریف یا تبدیلی کرے۔ اگرچہ خواب میں یا بیداری علامہ شبلی کا واقعہ بیداری کا ہے۔ جس پر مولوی صاحب کا فتویٰ صادر ہوتا ہے۔

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کون ہو سکتا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سربراہ دو جہاں فخر موجودات خاتم النبیین امام الاولین والآخرین امام الانبیاء الکی اور مدنی ہیں جمیع انبیاء اور رسل، ملائکہ اور اولیاء کرام جمیع کئے جائیں تو ہمارے نبی علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر مولوی احمد یار صاحب بریلوی پیر صدر الدین شاہ صاحب متقی کو حضور علیہ السلام کے برابر لکھتے ہیں۔

بلطعت پاک موسیٰ قبلہ محبوب سبحانی      بکرم اللہ یرتخت ولایت صدر دین آمد  
برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان      بشکل صدر دین خود رحمۃ الخلیل آمد  
دیوان محمدی ۲۲

گزشتہ چند ماہ ہوئے کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کو بھی یہ درجہ ملا جیسا کہ اسلامی جمہوریہ لاہور کے ۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کے شمارہ کے ص ۳ پر لکھتے ہیں کہ سینیچ سیکرٹری نے فیصل آباد میں ان الفاظ سے نورانی صاحب کا تعارف کرایا۔ کہ شاہ احمد نورانی اپنے عظیم باپ کے عظیم زرتند ہیں۔ اور میں یہ کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ شاہ احمد نورانی کا چہرہ دیکھنا موجودہ دور میں حضور پر نور کی زیارت کرنے کے برابر ہے۔ نمود باللہ۔



### حضور علیہ السلام ہی رحمت العلماء ہیں

مولوی فیض احمد صاحب بقول مولوی احمد رضا صاحب بریلوی عقل کے اندھے نے الزام لگاتے وقت اپنی کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔ یا عقل نہ ہونے کی وجہ سے کھول گئے ورنہ اپنی کتاب دیوان محمدی کا یہ شعر کسی سے پڑھ لیتے۔ اگر پڑھ نہ سکتے تھے۔ مولوی محمد یار صاحب لکھتے ہیں۔

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان  
بشکل صدر دین محمد رحمۃ اللہ علیہ آمد دیوان محمدی<sup>۲۲</sup>  
اگر مولوی فیض احمد صاحب کی چشم بصارت باقی ہے تو اب دیکھ لیں۔ اگر عقل موجود ہے تو سوچ سمجھ لیں۔ محبوب الہی کو رحمۃ اللہ علیہ لقب دیا۔ فرائد القوائد و ما علینا الا البلاغ۔

### جمع انبیاء علیہم السلام کی ردیں اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں

مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے شلیفہ مولوی نعیم الدین مراد آبادی قرآن مجید ترجمہ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے حاشیہ ص ۵۴ پر حضرت عزیر علی بنیائہ علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو دبا باندھ دیا۔ اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں روح قبض کر لی گئی۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان (روح) آئی۔ ابھی تک تمام جسم مردہ تھا۔ وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ حضرات آپ نے پڑھ لیا کہ مولوی صاحب حضرت عزیر کے متعلق لکھتے ہیں آپ مردہ تھے۔ اور آپ کی روح بدن مبارک میں نہ تھی۔ جب زندہ کیا تو اول آنکھ میں روح ڈالی گئی۔ جبکہ دوسرا تمام بدن مردہ تھا۔ جو کہ زندہ کیا گیا۔

بریلوی صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء مردہ رہتے ہیں۔ اگر خدا چاہے تو سو سال کے بعد روح ڈال کر زندہ کر دے۔ اسی طرح مولوی عبد السمیع رام پوری بریلوی ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ روح نبی علیہ السلام جو ساتویں آسمان پر عیسیٰ میں موجود ہے۔ (یعنی جسم اقدس میں نہیں) اگر وہاں سے آئے۔ انظر مبارک کل زمین کی چند مواضع و مقامات (تمام رشتے پر نہ) پر بلے اور تر شاخ انوار فیضان احمدی سے جس مجلس مظہر کو ہر طرف سے مثل شعلہ شمس محیط ہو جائے کیا محال ہے۔ انوار ساطعہ ص ۱۱۰ جمیع اہل اسلام اور ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ شب معراج میں تمام انبیاء علیہم السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امتدائیں حیات طیبہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ لیکن بریلوی صاحبان کے مولوی عبد السمیع صاحب رام پوری فرماتے ہیں۔ کہ فقہ و حدیث سے ثابت ہوا کہ سب پیغمبروں کی روحیں زندہ کہ جسم کے ساتھ اپنے

اپنے مقامات سے سمٹ کر بیت المقدس میں حاضر ہو گئیں۔ اور نماز یہاں آکر پڑھی۔ انوار ساطعہ ص ۱۰۸ اس سے معلوم ہوا کہ بریلوی صاحبان حیات الانبیاء کے قائل نہیں۔

### احمدی اور بریلوی

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے مذہب کا نام اب احمدی ہے۔ مرزائی اپنے کو احمدی کہتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ اور بریلوی صاحبان کے عقائد اور مناظر مولوی عبد السمیع صاحب رام پوری نے گذشتہ عبارت ص ۲ پر نبی علیہ السلام کے انوار مبارک کو فیضان احمدی لکھ کر توہین اور مرزائیوں کا تائید کر دی۔ کہ یہ فیضان احمدی تھا۔ نہ کہ محمدی۔ اسی طرح ان کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا صاحب بریلوی اپنی کتاب مدائن غنیش کے ج ۳ پر لکھتے ہیں۔

تراہ مسجد احمدی پرورد دولت جیش عسرت پر لاکھوں سلام

مرزائی اپنی عبادت گاہوں کا نام مسجد احمدی۔ مسجد مبارک وغیرہ رکھتے ہیں۔ یہ ہیں نبی علیہ السلام کی توہین کرنے والے بریلوی حضرات جو کہ علماء دیوبند رحمۃ اللہ علیہم کو گالی دیتے ہیں کہ انھوں نے اپنی عبادت میں توہین کی ہے۔ العیاذ باللہ، بریلوی حضرات شاید ناراض ہوں گے اور محسوس کریں گے مگر ان کو چاہیے کہ خود ساختہ شیخ التفسیر مولوی فیض احمد صاحب جن کا رسالہ دیوبندی کے ج ۳ پر دیکھ لیں۔ کہ علماء دیوبند جو کہ منکرین ختم نبوت کے روز اول سے برسر پیکار ہیں۔ ان کو مرزائیوں کے ساتھ ملا کر اپنے شرک اور بدعت کی آگ کو تیز کر کے اپنے انجام شرک کا سامان بنایا ہے اور قرآن و حدیث میں انھیں احمد کے جواب بطور لکھا ہے۔ تمام بریلوی حضرات کو نشانہ بنا نا میرا مقصد نہیں۔

### نبی علیہ السلام کی زیارت مبارکہ اور مدینہ منورہ اور بریلوی حضرات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت یا سعادت کی نیت کر کے حصول زیارت ہو جائے۔ تو اس کے بارے میں سعادت اور نیک ہوگی۔ جبکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب اور نیند میں دیکھا۔ اس نے واقعی مجھے دیکھا۔ بلکہ اس کا دیکھنا ایسا ہے جیسا کہ زندگی مبارک میں دیکھنا۔ یعنی ثواب اتنا ہی ملے گا۔ جتنا کہ زندگی میں زیارت کرنے سے ملتا ہے۔ مگر مولوی احمد رضا صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ حصول زیارت اقدس کے لئے اس سے بہتر صیغہ نہیں۔ مگر خالص تعظیم شان اقدس کے لئے ہے۔ اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو۔ ملحقہ طاعت ج ۶۸۔

اسی طرح جو شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر ادب نہ



کرے بلکہ اس سے بڑھ کر بے ادب اور گستاخی ہوگی کہ گناہ کے ارادہ سے مدینہ نبی علیہ السلام میں داخل ہو۔ یاد مان رہے بلکہ وہ بڑا ہی بد بخت اور گناہگار ہوگا۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا عشق اور عقیدہ ملاحظہ فرماویں، لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں نیکی کے ارادے پر ثواب اور گناہ کے ارادے پر کچھ نہیں۔ اور گناہ کرے تو ایک ہی گناہ۔ ملفوظات ج ۵۔

**قیامت کے روز انبیاء علیہم السلام اپنی قوم مبارکہ میں ہوش ہوئے قیامت کے روز اور خداوند قدوس کی قہاریت اور جباریت کا دن ہوگا**

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ حکم لئے اسلام کی شفاعت کریں گے۔ سب سے اول شفاعت کبریٰ ہمارے نبی علیہ السلام فرماویں گے۔ لیکن مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی لکھتے ہیں کہ نفع اولیٰ سے انبیاء و شہداء اپنی قبروں میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ قرآن مجید ترجمہ ص ۶۷ حاشیہ ۱۱ نیز اسی حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں۔

**شیطان مردود ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر۔ بریلوی عقیدہ**

ابلیس لعین اور مردود ہے۔ اس کی تقریب اور تائید وہ کرتا ہے جیسا کہ پیر و کار اور مرید ہو۔ ورنہ کوئی مسلمان اس کو اچھا تو کیا لعنت بھیجے بغیر نہیں رہتا۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ شیطان مسلم الملکوت یعنی فرشتوں کا استاد رہ چکا ہے۔ ملفوظات ج ۶۔ سنی یہ شیطان ناری توری اور نورانی مخلوق اور فرشتوں کا استاد رہ چکا ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ فرشتے توری ہیں۔ بہار شریعت ج ۲ اور یہ ناری توری مخلوق پر ناری شیطان کو برتری حاصل ہوئی۔ اسی طرح مولوی عبد السمیع صاحب بریلوی رام پوری لکھتے ہیں کہ ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے۔ تمام بن آدم کے ساتھ رہتا ہے۔ ازار سا طحہ ص ۱۶ شیطان کو ہر جگہ موجود حاضر ناظر ماننا ان حضرات کا عقیدہ ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ درجہ دیتے ہوئے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک محاسن مذہبی وغیرہ مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے۔ ازار سا طحہ ص ۱۱ اس عبارت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام ہر جگہ زمین پر حاضر ناظر نہیں اور نہ ہی ہمارا دعویٰ ہے۔ لیکن اس کے آگے لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے زیادہ تر جگہ پر شیطان اور ملک الموت عزرائیل موجود ہوتا ہے جس میں نبی علیہ السلام کو عزرائیل اور شیطان سے کم جگہ پر حاضر ناظر مانا۔ اور شیطان کو زیادہ جگہ پر عبارت ملاحظہ فرماویں۔ لکھتے ہیں ملک الموت (عزرائیل) اور

ابلیس کا حاضر ہونا اس (نبی) سے بھی زیادہ تر مقالات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔ ازار سا طحہ ص ۱۱

**امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی**

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس احاف کے نزدیک قابل عمل ہے۔ مگر یہ کسی حنفی عالم اور مفتی نے نہیں فرمایا کہ جو اس قیاس کو نہ مانے وہ کافر ہے مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ جو شخص امام ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے تو امام مالک نام شافعی اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے مقلدین حضرات کافر ہوئے۔ کیونکہ یہ حضرات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قیاس کو حق نہیں مانتے۔ ورنہ امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتے

**نوشیرواں بادشاہ کو عادل کہنا اور احمد رضا خاں صاحب بریلوی**

حضرت نوشیرواں اگرچہ کافر بادشاہ تھا۔ مگر اس کے عدل اور انصاف کی تعریف ہر شخص کرتا ہے۔ بلکہ تاریخ دانوں اور علماء اور بزرگان دین نے بھی اس کو عادل مانا اور کہا ہے۔ بریلوی حضرات کے خود ساختہ مجدد اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ کوئی شخص اگر نوشیرواں کے احکام کو حق جان کر عادل کہے تو کفر ہے۔ ملفوظات ج ۹۔ حالانکہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کریا میں لکھتے ہیں۔

چوں نوشیرواں عدل کرد اختیار کنوں نام نیکیست ازو یادگار

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی مشین کفر ایسی تیز ہے کہ علماء دیوبند اور ائمہ دین سے گذر کر ائمہ ثلاثہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل حتیٰ کہ شیخ سعدی پر بھی پہنچ کر کافر بنا دیا۔

**قبر میں پیران عظام اور دلایا کرام شفاعت کرتے ہیں**

جمیع اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی شفاعت اور زیارت مومن کے لئے نجات کا سبب ہے اور زیارت بھی حضور علیہ السلام کی کرائی جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے مگر مولوی احمد علی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ قبر میں پیران عظام یا مذہب کے امام یا ادراویا کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہے۔ نجات پاسکیں گے۔



## بریلوی اور قبریں اُن کے منکر نکیر

جسٹ ملائکہ اور فرشتے نہ تو وہ انسان ہیں۔ اور نہ ہی بنی آدم اور درندوں وغیرہ حیوانات کی شکل ہیں۔ بلکہ نور سے پیدا کی ہوئی ایک مخلوق ہے۔ مگر مولوی امجد علی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ مردہ کے پاس قبر میں منکر نکیر دو فرشتے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ بہار شریعت ۲۶ معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات کے عقیدہ میں یہ فرشتے چوہوں کی طرح ہوتے ہیں نیز لکھتے ہیں کہ اُن کے جیب بال سر سے پاؤں تک اور اُن کے دانت کئی ماٹھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ بہار شریعت ۲۶۔ بریلوی صاحبان کے یہ منکر نکیر شہتہ نہیں مانتے بلکہ بڑی بلا ہوں گے کیونکہ مانتے کے دانت بھی اتنے بڑے نہیں ہوتے کہ کئی ماٹھ ہوں، جن سے کئی شہتہ تیار ہو کر مولوی فیض احمد صاحب کے مدرسہ اویسیہ کے کمرہ کے کام آویں یا اس کا مزار کی گودیاں بن سکیں۔ بلکہ یہ کارآمد و انت ان کے منکر نکیر ہی کے ہو سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسے منکر نکیر اُن کے نصیب ہوں۔ علماء دہرہ برہند اور ان کے ماننے والے کو خداوند قدوس ایسے فرشتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین، ثم آمین۔

## منکر نکیر کلام عربی نہیں بلکہ سریانی ہوگی

اللہ تعالیٰ کے فرشتے منکر نکیر تو عربی قبر والے سے سوال کرتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں الفاظ مبارکہ ارشاد فرماتے گئے ہیں۔ من ربک ما دینک ما تقول فی حق ہذا الرجل او کما قال علیہ السلام لیکن نام نہاد چودھویں صدی کا مجدد علیحضرت بریلوی صاحب کھم میں کہ منکر نکیر کی طرف سے سوال و جواب سریانی میں ہوگا اور کچھ لفظ بھی بتائے۔ ملفوظات ج ۱۱ بلکہ یہ سریانی وہ کلام ہے جس میں تورات نازل ہوئی۔ ملفوظات ج ۱۱۔ جس کے یہودی معتقد اور قائل ہیں۔ اور ان کا مذہب ہے مسلمانوں کا۔ یہ مذہب نہیں کہ تورات پر عمل کریں۔ اور سریانی یہودی زبان بولنے والے فرشتوں سے ہم کلام ہوں۔

## قیامت کے دن زمین لوہے کی ہوگی

قیامت کے روز آفتاب کی گرمی اور شدت خوف خداوندی کی وجہ سے زمین ایسی نہیں رہے گی بلکہ بدل دی جائے گی۔ جس کے متعلق مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی۔ پیر دمرشد مولوی فیض احمد صاحب لکھتے ہیں کہ اس روز کی گرمی کا پوچھنا اسی حدیث میں ہے کہ زمین لوہے کی کر دی جائے گی۔ ملفوظات ج ۱۱۔ پھر فرماتے ہیں کہ مسلمان بریلوی اس کے لئے مثل ردی کے

ہو جائے گی کہ اپنے پاؤں کے نیچے سے توڑے گا اور کھائے گا۔ ملفوظات ج ۱۱۔ ان حضرات کو لوہے کی یہ ردی نصیب ہوگی۔

## کشف اور کرامت اولیائے کرام کی علامت نہیں ہے

اولیائے عظام اہل بزرگان دین کی کرامات برحق ہیں۔ اس کا انکار کرنا فسق اور گناہ ہے۔ اور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ولی اللہ صاحب کشف و کرامت ہوتا ہے۔ کافر کو کشف و کرامت کی طرف منسوب کرنا بد دین اور ملحد کا عقیدہ ہے۔ لیکن علیحضرت بریلوی صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں کہ صاحب کشف ہونے سے ولی ہو جانا ضروری نہیں ملفوظات ج ۱۱۔ حاشیہ ۲۷۔ پھر لکھتے ہیں کہ کشف کبھی غیر مسلم کو بھی ہو جاتا ہے۔ ملفوظات ج ۱۱۔ حاشیہ ۲۷۔ ایک گدھا کا واقعہ لکھ کر اس کے ساتھ ولی کے کشف کا ذکر کیا۔ پھر لکھا کہ ولی اللہ نے بذریعہ کشف اس گدھے سے بڑھ کر کیا کیا کیا۔ ملفوظات ج ۱۱۔ بریلوی صاحبان کے نزدیک بزرگان دین صاحب کشف کی عرت اس طرح ہوتی ہے کہ گدھا اور غیر مسلم کا زکیا ساتھ ملا کر پیش کیا جائے۔ اور توہین اولیاء عظام کی نسبت علماء دیوبند کی طرف کر دی جائے۔

## حضرات اہل بیت کرام معصوم اور مغفور

اہل بیت سے عموماً حضور علیہ السلام اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت فاطمہ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب مطہرات ہی مراد ہوتے ہیں۔ جس کے متعلق مولوی احمد یار صاحب گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ نیز سولے انبیاء کرام اور ملائکہ کے کسی کو معصوم ماننا گمراہی ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۱۰۔ آیت قرآنیہ لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اس سے ثابت ہے کہ حضرات اہل بیت معصوم نہیں۔ سید بن ہوشیاری نعیمیہ ص ۱۱۰۔ یہ ہیں اہل بیت کے ماننے والے بریلوی صاحبان بلکہ مولوی رضا خاں صاحب بریلوی نیز کے متعلق لکھتے ہیں کہ اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعن و تکفیر سے امتیازاً سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں۔ اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر عرفان شریف ص ۱۱۰۔ یہ ہے مولوی فیض احمد صاحب اور اُن کے اکابر کا اعتقاد کہ اہل بیت معصوم اور مغفور نہیں اور نیز پد پید کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے عقائد سے اہل اسلام کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

## جنت کی حوریں اور بریلوی حضرات

جنت کی حور زری مخلوق ہے۔ لہو و لعب گانے بجانے سے پاک ہیں۔ مگر مولوی امجد علی



صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سر ہانے اور پانٹنی میں دو حمدیں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی۔ بہار شریعت ج ۲۔ نیز یہ بھی ہر مومن جانتا ہے کہ بہشت میں بچہ پیدا ہونا مرنا سونا نیند تک کچھ نہ ہوگا۔ مگر مولوی احمد علی صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع پوری عمر یعنی تیس سال کی خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی۔ بہار شریعت ج ۲۔

### گائے کا گوشت اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی

ہندو کا فر لوگ گائے کا گوشت نہیں کھاتے، کیونکہ یہ ان کے دھرم میں ناجائز ہے اور گوشت کھانے سے وہ پرہیز کرتے ہیں۔ اور ان کے عقیدہ میں یہ گوشت ان کو مفر اور نقصان دہ بھی ہے۔ اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس (گائے) کا گوشت تناول فرمایا نہایت نہیں اور مجھے تو سخت ضرر کرتا ہے بلوغات ج ۱۹۔ گائے کا گوشت کھانے سے مجھے معاف رہتا ہے۔ بلوغات ج ۱۹۔

### دہانی سے نکاح پڑھانا حرام ہندو برہمن سے درست

کسی شخص نے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے مسئلہ پوچھا کہ دہانی سے نکاح پڑھانا کیسا ہے۔ تو آپ نے فرمایا نکاح تو ہو ہی جائے گا۔ اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب اور قبول کا ہے، اگرچہ برہمن پڑھائے، چونکہ دہانی سے پڑھانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہذا احترام لازم ہے۔ بلوغات ج ۲۱۔ تو ان بریلوی حضرات کو چاہیے کہ ہندوستان علاقہ بریلی سے ایک برہمن لاکر نکاح پڑھوایا کریں، یا ان کے ملاں برہمن کا درجہ رکھتے ہیں۔ جن سے یہ نکاح پڑھواتے ہیں۔

### کافر سے سود لینا حلال یا حرام

سود حرام ہے، کافر سے تو اور بھی زیادہ نجس اور حرام و ناجائز ہوگا۔ مگر مولوی احمد یار صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ تمامی عقود نامہ خواہ بیع بالشرط ہو یا ربا (یعنی سود) یا قمار ان کے ذریعہ کفار حریہ سے اگر مسلمان کو نفع ہو تو جائز ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ج ۳۹۔ جبکہ بریلوی حضرات کے نزدیک کافر سے سود لینا جائز ہے۔ اسی لئے تو مولوی فیض احمد صاحب بریلوی نے شاید ہندوستان کے کافروں سے حاصل شدہ سود سے روزمرہ پینٹ شائع کر کے فرقہ بازی اور فتویٰ بازی کر کے اپنی جیب گرم کئے ہوئے ہیں۔

### حضرت امام حسینؑ اور اہلبیت کے لئے ایصال ثواب

حضرت امام حسینؑ اور اہل بیت کرامؑ اور تمام مسلمانوں کے لئے برائے ایصال ثواب خیرات جائز ہے۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ رافضیوں (شیعہ) کی مجلس میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے۔ ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتے۔ اور وہ حاضری سمیت ملعون ہے۔ اور اس میں شرکت موجب لعنت محرم میں سیاہ سبز کپڑے علامت سوگ ہیں۔ اور سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کہ اشعار رافضیانہ ہے۔ احکام شریعت ج ۱۲۔ مذکورہ عہدت میں حضرت امام حسینؑ اور اہلبیت کرامؑ کی نیاز خیرات کو نجاست گندگی کہا ہے۔ اسی نیاز اور ناجائز کھانے والے بھی بریلوی صاحبان ہی ہیں جن کے دل نہر کے ایسی فاتحہ خور مولوی فیض احمد صاحب آت پکا لاڑاں ہی ہیں۔ الخبیثات للخبثین۔ (القرآن)

### ذبیحہ کیس کی حلال ہے

جانور کو ذبح کرنے کے لئے متقی پرہیزگار نیک مسلمان ہونا ضروری ہے۔ غیر مسلم جبکہ کافر ہے اور ان کا ہمارے نبی علیہ السلام پر ایمان بھی نہیں، ان کی ذبیحہ کیسے حلال ہو سکتی ہے۔ اسی طرح یہودی اور عیسائی ہو، جبکہ مشرک ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے۔ جبکہ نام الہی عز وجل لے کر ذبح کرے۔ یونہی اگر کوئی واقعی نصرانی (عیسائی) ہو۔ احکام شریعت ج ۱۳۔ اس فتویٰ کے مطابق اہل اسلام کی بجائے عیسائی جو کہ انگریز اور اکثر جہدار ہیں اور یہودیوں سے مولوی فیض احمد صاحب ذبح کرنا تناول فرماتے ہوں گے۔ اسی طرح فتویٰ افریقہ ص ۱ پر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ ذبیحہ میں اسلام بھی شرط نہیں۔ مزید لکھتے ہیں کہ ختم نہ کئے ہوئے کا ذبیحہ حلال ہے۔ فتویٰ افریقہ ص ۵۔

### مشرابی دانی کا ذبیحہ

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ زانی کے ناکہ کا ذبیحہ جائز ہے۔ فتویٰ افریقہ ص ۲۔ سنی مشرابی کا ذبیحہ جائز ہے۔ فتویٰ افریقہ ص ۱۱۔ اسی حلال اور پاکیزہ غذا بریلوی حضرات کے لئے حلالاً طیباً ہے۔

کدھم جنس باہم جنس پر داز کبوتر با کبوتر بازہ بازہ الخبیثون للخبثات



### عیسائیوں، ہنود، کفار وغیرہ کی اشیاء خوردنی

اعلیٰ حضرت بریلوی کے پیرو مرشد بادشاہ اودھ کے محل میں حاضر ہوئے۔ نور و نور عیسائیوں کے تہوار کا دن تھا۔ بادشاہ نے عرض کی۔ حضرت نے کیسی تکلیف فرمائی۔ ارشاد فرمایا۔ تیری زمین میں رہت ہیں۔ ہم نے کہا ہوا میں۔ بادشاہ نے وہ شربتی جو نور و نور کے لئے آئی تھی، پیش کی۔ فرمایا ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں۔ چنانچہ ان حضرات کو بھی بلایا گیا بلوغات ج ۱۱ کا فرج پول دیوالی میں میٹھی وغیرہ باتھتے ہیں۔ اس لئے اگر دوسرے روز سے تو لے لے، نہ یہ سمجھ کر کہ اُن خینا کے تہوار کی میٹھی ہے۔ بلکہ مال موذی نصیب عادی سمجھے۔

ملفوظات ج ۱۱۵۔ بناء علیہ اشیاء خوردنی وغیرہ ساختہ اہل ہنود کہ مروجہ این دیار است بشرط طہارت یقینی وظنی حلال است۔ فتویٰ بہرہ ج ۲۶۔ ہنود کا فروغیرہ کی تیار کی ہوئی اشیاء حلال ہیں جبکہ بظاہر کوئی نجاست نہ ہو۔

### کافر کا پسینہ، لعاب چھوٹا پاک

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔ سورالادی مطلقاً لوجیناً او کا فرآطابہر حکم العری کسور اور مطلقاً آدمی کا جھونٹا مطلقاً پاک ہے۔ اگرچہ جنب والا ہو یا کافر ہو۔ اور اس کے پسینہ کا حکم بھی اس کے جھونٹے کی طرح ہے۔ احکام شریعت ج ۲۲

### حقہ جائز اور حقہ کے پانی سے وضو بھی جائز ہے بریلوی علما کا فتویٰ

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ حقہ مباح (جائز) ہے۔ عرفان شریعت ج ۱۱ حقہ اور کافی میا، جن کا چرچا آج کل عوام و خواص میں شائع ہے۔ اور حق یہ ہے کہ حرمت کی کوئی وجہ نہ کر سکتا کی۔ احکام شریعت ج ۲۸۹۔ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں کہ عین بسم اللہ وضو سے حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا۔ ملفوظات ج ۹۵۔ جب آپ مطلقاً اصلاً نہ لے تو یہ پانی بھی آپ مطلقاً ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے تیمم ہرگز صحیح نہیں۔ بلکہ اس سے وضو کرے۔

مطلقاً احکام شریعت ج ۲۲

### رند کی کراہ پر مکان دینا جائز ہے

مولوی احمد یار صاحب گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ اسی لئے رند کی کراہ پر مکان دینا حلال ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ج ۲۵۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ رند کی کو

مکان کراہ پر دینا اور اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں۔ رہنے کے واسطے مکان کراہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی رہا۔ اس کا زنا کرنا یہ اس کا فعل ہے۔ اس کے واسطے مکان کراہ پر نہیں دیا گیا۔ ملفوظات ج ۳۵۔ بریلوی صاحبان کے ایسے مکانات بڑی برکت والے ہوں گے جبکہ اس کے ساتھ ان بریلوی صاحبان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ یہ کیسا ہی ادب اور برکت کا سبب ہوگا۔ العباد باللہ من ذالک۔

### انگلی پر نجاست لگی ہو تو اس کی کس طرح پاک کیا جائے

مولوی فیض احمد صاحب بریلوی نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر غلط الزام لگایا اور اسے تراویح کیا کہ بقول مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کہ کثرت بدعات سے عقل اندھی کر دی جاتی ہے بعینہ فیض احمد صاحب کی جب عقل اندھی ہو گئی۔ تو اپنی کتابچی دیوبندی بریلوی فرق ص ۹۱۔ ہر اس طرح لکھا کہ ہاتھوں میں کوئی نجس چیز نہ لگی تھی۔ اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا۔ تو بھی پاک ہو جائے گا معلوم اس مولوی صاحب کو علماء دیوبند کے خلاف لکھنے کا شوق ہے۔ یا کوئی بیماری ہے جس کی وجہ سے مذکورہ مسئلہ لکھا۔ حالانکہ جب انگلی پر نجاست ہی نہیں تو پاک اور ناپاک چاٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگرچہ مولوی فیض احمد صاحب کے اعلیٰ حضرت نے ایسی نجاست کے متعلق مسئلہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ اگر انگلی پر نجاست لگ جائے۔ تو بار بار وہ نجس ناپاک تھوک یہاں تک نکلنے سے کہ اثر نجاست کا منہ سے دھل کر سب پیٹ میں چلا جائے۔

پاک ہو جائیگا۔ احکام شریعت ج ۲۸۱۔ جب حضرت تھانوی نے ان کا یہ مسئلہ لکھا تو مولوی فیض احمد صاحب کے دماغ پر اس نجاست کا اثر ہوا۔ تو رسالہ دیوبندی بریلوی فرق لکھ دیا۔

### دروہ پاک آیتہ الکرسی وغیرہ اس حالت میں پڑھنا

کلہ طیبہ درود پاک یا وضو اور باادب بیٹھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھنا چاہیے اسی میں اجراء و ثواب ہے۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی درود پاک کے متعلق لکھتے ہیں کہ بحالت جنابت پڑھ سکتا ہے۔ احکام شریعت ج ۲۸۱ اور سوائے وقت جن دنوں (حیض نفاس) میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں۔ ان میں جس ان تین وقت آیتہ الکرسی نہ پھوٹے۔ یعنی پڑھتی رہے۔ احکام شریعت ج ۲۸۱۔ نامعلوم مولوی فیض احمد صاحب درود و سلام انیس سے کس حالت میں کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔



## فاتحہ ختم شریف پڑھنے کا صحیح طریقہ

مردہ طریقہ سے جو ملاں طعام آگے رکھ کر چند متفرق جگہ سے قرآن مجید کی آیات پڑھتے ہیں۔ وہ ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ کسی حدیث شریف اور قرآن مجید اور آئمہ اربعہ میں سے کسی سے ثابت نہیں اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی بھی مروجہ طریقہ کے خلاف لکھتے ہیں۔ کہ عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں کہ اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اولیائے کرام کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ اور آیتہ الکرسی اور تین بار یا ست بار یا گیارہ بار سورۃ اخلاص اول آخر تین تین بار یا زائد بار دود شریف پڑھیں۔

احکام شریعت ج ۱۱

## مزارات اولیائے کرام پر حاضری کا طریقہ اور عورتوں کا جانا

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اولیائے کرام کی قبور پر بوقت حاضری آداب کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ مہر قبر میں علماء کو اختلاف ہے۔ اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو۔ یہی ادب ہے۔ پھر تعقیب دوسرے دینا کیونکہ مقصود ہے۔ احکام شریعت ج ۲۵۹۔ عورتوں کو مزارات اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔ احکام شریعت ج ۱۶۔ نغیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے جس وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے، لعنت شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ملفوظات ج ۱۱۔ آج ملاں عرسوں اور میلوں پر عورتوں کے جانے کا پورے عطف و تبلیغ کر کے بقول اعلیٰ حضرت لعنتی بناتے ہیں۔

## قل، جمعات، تیجا، چالیسواں، سانا وغیرہ بدعت اور گناہ

کبھی کے مرتبہ کے بعد تیسرے روز یا اول دن اور ساتویں دن لوگ خیرات کرتے ہیں اور وہ میت والوں کی طرف سے دعوت اور خیرات ہوتی ہے۔ جس کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ اے مسلمان یہ پوچھتا ہے۔ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قطع اور شدید گناہوں۔ سخت و شیعہ خرابیوں پر مشتمل ہے۔ اولاً یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شیعہ و قبیحہ ہے۔ اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنا منع ہے۔ غی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔ میت کے پچھلے دن یا

تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں۔ سب مکروہ و ممنوع ہیں۔ ملخصاً احکام شریعت ج ۲۳۲ تا ج ۲۳۳۔

## مسائل و رسوم مروجہ

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ روٹی وغیرہ قبرستان میں لے جانا منع ہے ملفوظات ج ۱۱۔ روٹی مٹھائی وغیرہ قبرستان میں لے جانا منع ہے۔ احکام شریعت ج ۱۱۔ احکام شریعت ج ۲۵۹۔ قبروں پر قرآن پڑھنا اور اجرت لینا حرام ہے۔ ناجائز ہے احکام شریعت ج ۱۱۔ قبر سے چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے۔ قبر کا طواف ناجائز، قبر کا سجدہ حرام قبر کو بوسہ دینا حرام ہے۔ احکام شریعت ج ۲۵۹۔ مردہ کا کھانا صرف فقراء کھائیں جو عام دعوت کرتے ہیں منع ہے۔ احکام شریعت ج ۱۱۔ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے قل، جمعات، تیجا، سانا، چالیسواں رسومات مروجہ کو حرام اور ناجائز اور بدعت قرار دے دیا۔ اگر علماء دیوبند رسوم مروجہ سے منع کریں اور سنت کے مطابق خیرات کرنے کا طریقہ بتائیں تو یہ بریلوی ملاں برا مناتے ہیں اور دماغی و غیرہ کا فتویٰ دیتے ہیں۔ ثواب ملاؤں کو چاہیے اور کہ اعلیٰ حضرت پر فتویٰ دیں۔ ورنہ علماء حق کے فرمودات اور سنت کے مطابق خیرات کریں رسومات کو چھوڑ دیں۔

## کوٹا اوچھری اور اعلیٰ حضرت کا حقہ شریف اور شیطانی لعین

بدعتی ایسے مشرک ہیں کہ ان کو خداوند قدوس اور نبی علیہ السلام اور بزرگانِ دین میں سے کسی کا بھی ادب ملحوظ نہیں حتیٰ کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز قرار دیتے ہوئے مکاری سے عوام کو دھوکہ دے کر علماء دیوبند کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً کوٹا جو مرغی کی طرح گندگی وغیرہ کھاتا ہے۔ اس کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں وحل غناب الذراع والادب والعقق و ترجمہ خرگوش اور کوٹا کھیتی کا اور کوٹا معدوم حلال ہے (فتویٰ نعیمیہ ج ۲۲)۔ کوٹا حلال ہونے کا فتویٰ خود بریلوی صاحبان نے ہی دیا۔ جیسا کہ مذکورہ فتویٰ نعیمیہ بریلویہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اور قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے ان کے ہی اس مسئلہ کو فتویٰ رشیدیہ میں نقل کیا۔ تو اس بدعتی گروہ نے مکاری سے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ کی طرف منسوب کر کے اپنی بددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔



حضرات حلال جائز کی اوچھری حلال ہے۔ اور اس کا کھانا بھی باکراہت جائز ہے۔ مگر مولوی احمد رضا صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ اوچھری مکروہ ہے۔ ملفوظات ج ۲۹۔ اس کے برعکس اوچھری کا فضلہ یعنی گو بر لید میں لگنی وغیرہ نجس ہے۔ حتیٰ کہ اس کو گدھا۔ گھوڑا۔ کتا وغیرہ تک بھی نہیں کھاتا۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ اوچھری کا فضلہ مکروہ نہیں۔ ملفوظات ج ۲۹۔ اسی طرح گروہ جس سے پیشاب گزرتا ہے۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اس کو حلی حلال اور جائز کرتے ہیں۔ ملفوظات ج ۳۔ خود ساختہ مجدد مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ حقہ مبارک یعنی جائز ہے۔ عرفان شریعت ص ۵۲ اس کے بعد خورد نوش فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حقہ پینے وقت بسم اللہ شریعت نہیں پڑھتا۔ ملفوظات ج ۹۵ اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص کھاتے یا پیتے وقت بسم اللہ شریعت نہ پڑھے تو شیطان شریک ہو جاتا ہے جیب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حقہ نوش فرماتے وقت بسم اللہ شریعت نہیں پڑھتے۔ تو شیطان آپ کے ساتھ شریک ہوتا ہوگا۔ اسی وجہ سے اس کے آگے لکھتے ہیں کہ وہ غیبت اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرر ہی پاتا ہوگا۔ کہ عمر بھر کا کھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلچہ جلنا بھوک پیاس میں حقہ بہت بڑا معلوم ہوتا ہے۔ ملفوظات ج ۹۵۔

### رنگ انسان اور طوبت رحم اور بریلوی حضرات کا فتویٰ

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ لہجہ جو انسان سے خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ فتویٰ رضویہ ص ۳۵ حاشیہ۔ کہ طوبت رحم پاک ہے۔ فتویٰ رضویہ ص ۵۲ حاشیہ مطبوعہ لاہور

### ہندو کافر کی شہرینی پر فاتحہ جائز ہے

ایصال ثواب اور خیرات جو کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کی جاتی ہے۔ اور اس کا ثواب کسی کی روح کو بخش دیا جاتا ہے۔ وہ رزق حلال اور پاک سے ہونا چاہیے۔ بلکہ مسلمان یا دھن ہو کر اس کو پکے۔ تو بہتر ہے۔ اور مسلمان ناپاک بدن سے نہ پکائے۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ہندو کے یہاں کی شہرینی پر فاتحہ دینا جائز ہے اگر اور کوئی وجہ شریعت نہ ہو عرفان شریعت ص ۵۲۔

یہ بریلوی قن اتنے حریف ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کی مروجہ خیرات مثلاً استقامت مردہ

تجنا، ساتا، چالیسواں وغیرہ سے ان کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور نہ ہی ان کی بھوک ختم ہوتی ہے بلکہ کافر ہندو اگرچہ اندرا گاندھی کی بھیجی ہوئی شہرینی بھی کیوں نہ ہو۔ مل جاتے تو فاتحہ دے کر ہضم کر جائیں گے۔

### سود شراب۔ رشوت۔ رنڈی کے مال پر فاتحہ وغیرہ جائز ہے

ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایصال ثواب وغیرہ مال حلال اور پاک سے کیا جائے۔ کیونکہ خیرات وغیرہ اسی سے کرنا ثواب ہے۔ مال حرام سے خیرات وغیرہ کرنا حرام ہے۔ مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ خریداری میں اگر یہ نہ ہو کہ حرام دکھا کر کھا، اس کے بدلے فلاں چیز دے اُس نے دی۔ اس نے قیمت میں زر حرام (سود شراب۔ رشوت وغیرہ) دیا۔ تو جو چیز خریدیں، وہ غیبت نہیں ہوتی۔ اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہے۔ اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے (ایسے مال سے بنائی ہوئی مسجد و مدرسہ وغیرہ مسجد میں نماز مدرسہ میں تحصیل علم جائز ہے۔ احکام شریعت ج ۱ نوری کتب خانہ لاہور۔ نیز رنڈی کے مال کے متعلق بھی اسی طرح لکھا ہے کہ اُس کے مال سے میوہ شریعت بھی جائز ہے جبکہ مال حرام دکھایا نہ گیا ہو۔ بلکہ شہرینی خرید کر مال حرام سے قیمت ادا کی گئی ہو احکام شریعت ج ۱۳۔

ان بریلوی مولویوں کے لئے سود، شراب، رنڈی وغیرہ کا مال حلال ہے۔ جبکہ یہ لوگ فاتحہ دے دیں۔ یا کھڑے ہو کر میلا دمر و جہ پڑھ لیں۔ یا اپنے پیروں اور سویلوں کا عرس منادیں۔ بلکہ اپنی مساجد اور مدارس بھی بنالیں تو ایسی طرح مولوی ضیض احمد صاحب آفت پکارا لڑاں نے اپنی مسجد اور مدرسہ وغیرہ پر بھی ایسا مال لگایا ہوگا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ علماء دیوبند اور بزرگان دین پر غلط الزامات لگا کر چند کتب شائع کیں۔ اور کفر وغیرہ کے فتوے لگائے۔ و یشترون بہ ثمنًا قلیلًا۔

### شیعہ حضرات پر مرتد کا فتویٰ از بریلوی علماء

شیعہ حضرات پاکستان کے شہری ہیں۔ اور شاہ احمد نورانی صاحب نے گزشتہ ماہ فتویٰ دیا کہ فقہ جعفریہ اور فقہ حنفی میں کوئی خاص فرق نہیں۔ بلکہ شیعہ سنی کو بھائی بھائی مانا ہے۔ لیکن بریلوی حضرات کے مفتی احمد یار صاحب گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ تبرائی رافضی (شیعہ) مرتد ہیں۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۸ معلوم ان دونوں حضرات میں سے کون سچا ہے مفتی احمد یار صاحب



یا نوزانی صاحب اگر مفتی احمد یار صاحب گجراتی سچا ہے۔ تو مرتد کو مسلمان ماننا اور اس کے ساتھ تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ بلکہ مرتد کو مسلمان کہنا کفر ہے۔ بیباک مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنی کتب میں لکھا ہے۔ تو نوزانی صاحب کے ایمان اور اسلام پر مولوی فیض احمد صاحب خود ہی فتویٰ دیں گے۔ یا اس کا ہمنوا ملے۔

### شیعہ کی بیوی بغیر طلاق دوسری جگہ نکاح کر لے تو جائز ہے

مولوی احمد یار صاحب گجراتی لکھتے ہیں کہ شیعہ مرد کے ساتھ جب ایک سنی عورت کا نکاح ہو گیا تو بغیر طلاق کے دوسری جگہ نکاح کر لے تو درست ہے۔ کیونکہ نکاح ہی درست نہ تھا۔ طلاق کی ضرورت بھی نہ ہوئی۔ لیکن وہ عورت اس رافضی شیعہ کو نوٹس دے دے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۸۔ سبحان اللہ اس مفتی صاحب نے تو اختیار طلاق وغیرہ عورت کو دے دیا، جب بھی چاہے نوٹس کے ذریعہ مرد کو طلاق دے کر دوسری جگہ نکاح کر لے۔ جبکہ اس کا مرد شیعہ ہو تو شیعہ حضرات جو کہ بریلویوں کو اچھا اور مسلمان جانتے ہیں۔ خیال رکھیں۔ ایمان نہ ہو کہ کوئی ماں کسی شیعہ صاحب کی بیوی کو یہ مسئلہ اور فتویٰ بتلا کر مرد کو طلاق نہ دلا دے۔ پھر.....

### شیعہ مرتدان کا تعزیر جائز اور ثواب ہے

بریلوی صاحبان نے شیعہ حضرات پر تو مرتد کا فتویٰ دیا مگر ان کے تعزیر کو باعث برکت اور ثواب ٹھہرایا۔ اور جائز کا فتویٰ دیا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ اگر تعزیر میں جاندار کی تصویر نہ ہو۔ بلکہ صرف روضہ مطہرہ امام شہدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقشہ ہو تو اس کا بٹانا درست ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۹۔ بلکہ اس کا رکھنا باعث برکت ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۹۔ ہاں اگر صحیح نقشہ تیار کیا جاوے جس کی زیارت کی جاوے، اُسے دفن نہ کیا جاوے بلکہ محفوظ رکھا جاوے بلاشبہ جائز ہے۔ بلکہ سنت انبیاء ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۴۵۔ مروجہ تعزیر داری جو باجہ ماقم فضول خرچی، اقتصاد پر جاندار پر مشتمل ہے۔ ناجائز ہے۔ فی زمانہ بہتر یہ ہے کہ ان محرمات کو اس سے نکال دیا جائے اور نفس جلدیں باقی رکھا جائے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۸۔ بریلوی شیعہ حضرات سے چند میل آگے چلے گئے ہیں۔ کیونکہ شیعہ تعزیر کو دفن کرتے ہیں۔ مگر مولوی احمد یار خاں صاحب نے لکھا کہ دفن نہ کیا جائے۔ بلکہ اپنے اپنے گھروں وغیرہ میں اپنے پاس عبور تبرک محفوظ رکھ لیا جائے۔

### بریلویوں کا شیطان خود بیوی اور خود جوان

حضرات مرزا غلام قادیانی نے عورت اور مرد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے بعد دعویٰ کیا کہ غلام احمد ہوں، پھر کہا کہ مجھے حمل ہوا۔ اور درد زہ ہوا۔ جس کے ساتھ ہی خود اپنے آپ کو جنم کر چکے دیا۔ اسی طرح مولوی احمد یار صاحب بریلوی اپنی کتاب میں شیطان کے متعلق لکھتے ہیں کہ خود جوان اور خود عورت اور خود ہی اپنے سے جماع کرتا اور کراتی ہے۔ اور خود ہی انٹے دیتا اور دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ شیطان کے ایک ہاں میں نر کا عضو (ڈکر) اور دوسرے میں مادہ (فرج) کا خود اپنے سے صحبت کرتا ہے۔ اور خود ہی حاملہ ہو کر انڈا دیتا ہے۔ جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۲۵۔

### شیطان نوری ہے

شیطان جنات یعنی آگ سے پیدا ہوا۔ اور خود آگ سے بنا۔ مگر مولوی احمد یار صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ شیطان لا ولد ہے۔ اس کے کوئی اولاد نہیں۔ کیونکہ وہ فرشتوں (نوریوں) کی قسم سے ہے۔ فتویٰ نعیمیہ ص ۱۲۲۔ نامعلوم بریلوی حضرات کو شیطان سے کیوں محبت ہے۔ کہ اس کو نوری فرشتوں سے بنا دیا جبکہ خود نوری وغیرہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اسی نوری ساڈی ذات قصوری وغیرہ۔ اسی طرح کوئی مولوی نوری اور سجد نوری وغیرہ۔ کمال تو یہ ہے کہ شیطان کو بھی نورانی فرشتہ کی قسم سے ثابت کر دیا۔

ان الشیطن لیو حون الی اولیاء ہم

### نوٹ

فارمین کرام کتاب ہذا مولوی فیض احمد صاحب بریلوی کی جملہ کتب و رسائل جو کہ علماء دیوبند اہل سنت کے خلاف شائع کی گئیں ہیں۔ ان تمام کا مختصر جواب لکھا گیا ہے اور مشتبہ نمونہ از خود وارد کھایا گیا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کسی بدعتی نے دیگر خلافات لکھنے کی ناکام کوشش کی تو اس کے جواب میں جو کچھ ان کی کتب سے لکھا جائے گا۔ اسے خندہ پیشانی سے قبول کرنا اور برداشت کرنا ہو گا۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری بھی بریلوی



بریلوی حضرات پر ہوگی۔ یہ چند سطور بھی بطور جواب لکھی گئی ہیں۔ اس سے ابتداء نہیں  
کی گئی۔ و ما علینا الا البلاغ۔

احقر الانام محمد موسیٰ غفرلہ حنفی قادری خطیب جامع مسجد مدنیہ لودھراں

## اعلان

مندرجہ رسالہ منکاکر مطالعہ فرمائیں

**عقائد و مسائل** (قیمت ایک روپیہ)

جس میں حاضر ناظر، علم غیب کلی، اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنا،  
و عالیہ نماز جنازہ۔ انگلیٹے چڑھنا۔ مختار کل و غیرہ مسائل مختصراً  
درج کئے گئے ہیں

آپ کے صدقات خیرات کا مصروف

**مدرسہ عربیہ خیر العلوم حسینیہ**

لودھراں ضلع ملتان

خادم الطالباء محمد موسیٰ غفرلہ حنفی قادری مہتمم مدرسہ عربیہ خیر العلوم حسینیہ

لودھراں ضلع ملتان